

[illegible]

الفتنہ کے بارے میں
 خط و کتابت کی خاطر
 و مذاہب کتاب و خط
 و احباب و سرگرم
 افکار و تدبیریں
 حاضر و غائب
 اور کمال کی کتاب
 قیمتی ایسی و بیکار
 کی جو دنیا کی تمام
 کتابوں کی مثال
 نہ ملے۔ ایک بے مثال
 و بی نظیر
 اثر ہے۔

مجموعہ سی حرفی ہائے طالب

[illegible]

المتخلص به طالب

9 19 24

ك

حق تصنیف حاصل کبر کے منشی میراللال ایڈمنسٹریٹو
ماجران کتب و مالکان مولیٰ برمنگھم ٹیڈ لڈ

نہ اپنے مولیٰ پر اس کو شمار کروں صاحبزادہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

راجہ کی خدمت
 مساحت کرنا
 جہاں کرنا
 جہاں کرنا
 جہاں کرنا
 جہاں کرنا
 جہاں کرنا
 جہاں کرنا

[illegible]

مردتوں میں بکایا اور بار بار واپس خیال آیا کہ قبلہ و کعبہ ام جناب حضرت والد ماجد صاحب مولانا مولوی عمر الدین صاحب چشتی نظامیہ
مستحق طالب تظلم ہر چہ کے ضلع گوجرانوالہ حال دارو گدھ شکر ضلع ہوشیار پور مدظلہ تعالیٰ کی تصانیف شریف کہ جسکا ایک ۰۰

ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ بھی تفصیل کی چاشنی سے خالی نہیں کہہ سکتے۔ زیور طبع سے محلے ہو کر اہل نظر کا جلوہ گر ہو۔ مگر چونکہ حضرت مصنف صاحب صوف اپنے مجروحانہ اور فقیرانہ خیالات کے مطابق اس امر کو ایک بیجا شہرت و بیوی تصور فرما کر اجازت سے پہلو تھی فرماتے تھے۔ نیز جبے مائیکہ حالت کو عمومی نظر سے دیکھا تو اکثر ونگو تعلقات و بیوی کے زنجیر میں ایسا جکڑا ہوا پایا کہ معرفت ذات و صفات اسیر و می (جو کہ انسان کی پیدائش کی علت غائی ہے) تو درکنار وہاں پایا و الہی کا نام تک پایا بہتوں کا

جہالت کے دریا میں ڈوبے ہوئے پایا۔ کہ ان کا پار نکلتا دشوار معلوم ہوا۔ اہل علم میں سے کئی نیچری بہت سے لامذہب اک
دہریت کے پابند ہیں۔ ایک فرقہ عالم طبعی کی چار سطریں پڑھ کر زمین و آسمان کے قلائیے ملارٹا ہے۔ دوسرا اپنی ہی فلسفی
حنیالات کی ہوا میں اورا پھرتا ہے۔ تیسرا ایسا کہ جو ایک دفعہ زمین میں سما گیا۔ سو سما گیا۔ بس اب نہ معقول کا قائل نہ نقرا۔
مستشرق جو تھا علم کو فقط آل حصول دولت دنیا بنائے بیٹھا ہے۔ غرض کہ ہر لدل میں شاید ایک کو ہی نصو ف

سے کسی قدر ہٹنا پایا۔ اور کسی سی دل میں یاد الہی کا چراغ روشن نظر آیا۔ پہلا ایسی حالت میں ان تصانیف کی استاعت اور اس بوسے گندہ میں عبیر کی منزلت کیا۔ اسی واسطے ان بواعث کے سد راہ ہونے سے یہ آرزو بر نہ آتی تھی۔ اور دل ہی کے دل میں رجحانی تھی۔ آخر ان دنوں چند اصحاب نے جنکو چاشنی تصوف سے مذاق تھا۔ مجھے اس امر پر مجبور کیا۔ کہ جس طرح ہوسکتا تھا موصوفہ کو چند دفعہ کر کے بنظر افادہ شائقین منہج کرایا جاوے پس یہ موجب الامور معذور باستحارت حضرت مصنف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ پہ ان سہ حرفیوں کے مجموعہ کو کہ عام فہم ہندی زبان میں ہیں قالب طبع میں لائیکا میٹر اڑھایا۔ اور عام شائقین خصوصاً خاندان چشت اہل بہشت کی واسطے گلدستہ بنا دکھایا۔ ناظرین کی قدر دانی پر میرا مستم ارادہ ہو کہ کل تصانیف کو (جو فارسی۔ اردو۔ ہندی میں ہیں اور جنکی تفصیل خاتمہ کتاب پر مندرج ہے) اسی طرح چند دفعہ میں ہندی شائقین

تریاہوں کا آمین شہر آمین

الماتمس میں ہوں آپکا نائبہ محمد علی اولی مدرس مڈل سکول گورنمنٹ شکر ضلع چشتیار پور فرزند حضرت مصنف صاحب

کر راز و اسرار سے جج اوٹھو سب عرشاں انداز ہوئے
باجھانے کے کچھ نہ نظر آئے خال لے سب حرف انداز ہوئے
نہ زاریاں نہ دیباں سراپاں آپہنسی شادی تولدی
نہن مگر کچھ کچھ کیس بن بن مادیوں گزریاں بھولدی
سے سیدہ طالب جان داری کا ہنوں مستانوں میں
کر رہا وہ کچھ داکواری اسال دیں پیاریدہ جان میں
نشہ شوق تے طالب ہی بنے خوجی دین بکر کسیر پیا
اپنا آپ چھڑیں اوہنوں پکڑ لیں حکم منسار جگہ پیر پدا
ص صبر متو کھنچیں سے کھنچو شوقوں یار دانا مہیا ونا
چشمہ ہادون ہندوں موٹیا طرف لاف دہیان لگا دنا
ضض ضرب پر مکی لگ سب کچھ بھلیا تے جانی یا ونا
اکم ذات دیو چوہیان دھرو روح ربا ذکر ارشاد ہو یا
طوط طلب بدارو یوج رہناں ایہو ذکر پریم دیوانیا ندا
کچھ کھڑکوں مذی تھیں پا کرنا مہینوال کارن منیاں لیا ندا
طوط طوط یارو پندر جوین طوط تھیں الف چمکاروئے
چھنک آئی سینو یوج لگی دل صلی علیہ پکاروئے
ع غلام نول عین دی ساراہیں عین عرشہ بھیدوں ہوئے
سانوں عشق نے عین واسنق دیا ساراہیں پیاریدہ اور سہ
غ غم گھاسانوں غین کولوں غم کھائیں او دلبر او سٹکے

انسو ہوتا ہے چم چم چم چم گنگ فون اکر م بازار ہووے
طالب نیا ز شہید تہوین ہواں یادی تیز متوار ہووے
میر عشق اناک جا رہا سو جوں راز جدائی دا کھولدی سہ
طالب روح نول رہا پیش ونا پند و کھاندا تو لکنا تولدی سہ
اصلی وطن دی روح نول جیویں ہند تھی نول یا ونا ونا میں
طالب نکلی الیں جہان وچوں پھیر کے نہ پرت کے اوٹا میں
چہر اکر لیا بول پچاندا زراہ جاندارا بنجے دے سیر پدا
شہ بندہ تے ب دیو ج سب طالب پ ہر فیض دوہیلر پدا
چو چل رقیب نول کڈھ گھر تھیں پہرہ یار و خوب جما ونا ہے
سیرستی دی کچ دیول لگی پوں طالب کچ پھیرا پا ونا ہے
سبد اندھی جھانجری چھنک کے یار او ندا کمن شاد ہو یا
طالب یار او سٹک وچ دے دیا دین جسدا بریا ہو یا
اکھ طوط دی الف دینال رہی ایہو شہد ہواں مر جاتیاں دا
طوئے ہو کھٹے مقام کرنا طالب کھنچیں کچیاں کاشیاں دا
پیر الف طوط دیباں جھانجراں صورت سٹری پیا چھنکاروئے
طالب وندے یاروں دیکھ اکھیں ہا صو صو دیاں سیریاں باروئے
عین الف ہو کھیر کل اندر خال لے سب حرف اندازے رسد اسے
طالب چشم تے زلف توڑی لائی عین عقل پاسوں جیوڑاں اسے
بندی لایکی اکھیاں موڑ سٹیا سمجھا میں او دلبر او سٹکے

میری عرض بند کی عرض کیا تو پائیں او دلبر اوسطائی
 ف فضل نے گرم دی نظر پاد و بیان شہاں ساں لیں پھیراں نے
 وانگوں نے دو نیاز قنادگی نے دیکھو منتاں زاریاں میراں نے
 ق قصہ دیکھو حضرت الف والا کئی آن تے شان دکھاوندائے
 ولے بندیاں طوق تے گنگناں نوں چپکا ونداسن پرچا وندے
 ک کون ہو کاف اچکشی والا سانوں کن و اجذب کھاوندے
 یار وصل علیہ کبلی ہاں سانوں اپنی طرف بولا وندے
 ل لکدو نے کھنگرا پھند چہرہ لائیں او دلبر اوسطائی
 تیرے پھندیاں دیوچ من الجہر جلدی آئیں او دلبر اوسطائی
 م مت ہو پھوٹاں الف پھر کے کنڈلیم دیوچ پھنساو نوں
 اسان الف نونیم کچھ آتا سا راز نیاز دکھاو نے نوں
 ن نام و جام نے مت کیا ساغ نون دیاں یچہ سر ساریاں نے
 سانوں نوں تھیں نفی داذوق بخشویج ہستی و گیت خواریاں نے
 و اوسطائی کالی زلف الاسوہی چشم والا باکے خال والا
 گھل کریم دی داوتے دس جاو جھری جنت ہی ابر حال والا
 جھری کا وی بنک الف صو ہو یا سانوں یار و راہ دکھاو نوں
 دن رات ساڈیول نکرا موہریاں ساڈا غم کھاو نوں
 لا لطف کر کے ٹھائیاں سنگتاں نوں نال فضل نے کر دیا
 ساڈیاں دیکھ بے شرمیاں شرم دکھو جوں گھیا نون لطفوں ساڈے

غبن خیر تے طالب نوں ضین جاو پھیرا پائیں او دلبر اوسطائی
 کاغذ کائیں غلطیاں صحتاں تے دل تیج مروڑیاں تیریاں نے
 سانوں نے نفی و اسبق و نا طالب بنجیاں بھرم دیاں گھیراں نے
 بنیں جلد افناں تیں بس بھیا ہر حرف تھیں جھاتیاں پاوندائے
 طالب پنا بھیندہ و سداؤ گدہروں آوند اکدہر جاوند اسے
 اچھے الف لمبری بابہ کر کے سانوں سینے و نیال لگا وندے
 طالب کا فدی کشن دیکھ بھلیں خواجہ پیرا جہیر دے تھا وندے
 چہر الف اللام دی زلف ندرہ چھپائیں او دلبر اوسطائی
 طالب لام تے الف دی اک صورت کنڈل پائیں او دلبر اوسطائی
 ذرا سیرا صلا دیکھو نوں مرلی رانجھو دا بول ساو نے نوں
 الف مشدو ویم تھیں یا دیا طالب کچھ نہ تھا بھید پاو نے نوں
 نہیں نوں جسو سانوں نیت کیا ہواں الفیاں تیز تلواریاں نے
 طالب نون وانا نیاز جھاو و حشیاں نوں دیاں مت خواریاں نے
 پلے دیکھیاں نوں دیکھ لیں کہیں فضل نوں حال مال والا
 شالا طالب باغ سیر تھو کے نکلے پھول بہار وصال والا
 مکرے بہنہ محیط ہیا ساڈے نال محبتاں لاو نے نوں
 اللب جیاں شفاعت و آسراں پلے کچھ نہ کھنچو پاو نے نوں
 چاچو دیاں بنناں دچہ گورو بنک جلوہ عشق تے شوق داما ریا بے
 طالب فضل آسرا دیکھیا کریم نہ حق نہ ریا بے

الف سماں تھے حصّے اس کے کئی شاخیں تھیں رنگ کھاوند اتر
کئی دھندلے سیانیاں تھیں نالے بولدا نالے بولا وند لے
ہی یا پوسی حرفی دی ختم ہوئی منظور کر دینوں دان بخشو
روضہ پاک بنیہ دی خاک آتش میں ہوئی نور رنگ تے شان بخشو

آخر اسکو الف الف ہوا الف پھر تے الف پڑھا وند ہے
طالب الف تے ہنہ مدیاں بکھیاں نے پڑنا زنیاز بنا وند ہے
پنا صدق یقین نے شوق بخشو اپنا ورت ثابت ایمان بخشو
وقت گرت و طالب لں شاو کر کے ہستی سپر قدر ماتوں جان بخشو

سی حرفی و اصول
بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible][illegible]

[illegible]

ختم شد

سی حنی سستی و مہنوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سافوں بنی کریم نے سبق نما احد احمد واساتھ اکٹھا اے
 احمد پاک عبارت سستی معنی اہو طالب نعل شہرہ اچھڑاے
 احمد خالق نے خلقت نول عین کر کے روح رب بندید میلڑاے
 احمد دی صورت روح ظاہر طالب حوت و اشان دو میلڑاے
 عا و شہنشاہ قدیم و سنگ کیتا اتحاد حلولی جال ناہیں
 طالب روح مطلوبہ گم ہو یا الکیو ایک و جمیدی بھال ناہیں
 احمد قدم تجلڑے اوسکے نچ دو ماند و واسطہ سم داے
 سارا احمد طالب کے دیکھنے نول روپ احمد واروپ کریم داے
 علم اعلیٰ ہر روح رحمان اوسد مظہر کل اوہ ذات کمال داے
 ساریاں خود باندا جسم تے جان نول طالب محو اس نور جمال دے
 جے میں نول نول رہا غیر جاننا روح حاویہ و درخ دی ساریاں میں
 عین نول فانت سہاگ سنگاں طالب نول کے شوق ماریا نہیں
 غیرت نول دی غیرت چھڑیا کر عین و عین ہے حال بیگانیا ندا
 سارا جگت اچھڑاے محبوباے جہاں طلباں عشق مستانیا ندا
 یا ایہ کل شہنشاہ مظاہر نول منایہ غیر اسما و اماندا میں
 طالب اکھڑا ایسے عرفان کھچو اپنے تائیں فقیر کھچو اندا میں

الف اللہ و اجانا سٹھ سٹھ سٹھ سٹھ و یکھنا سٹھ اے
 مینوں دیکھو جے رب نول دیکھنا سٹھ میرا جھڑا کسے دھڑاے
 ب بس شریعت نے جس و تا احد احمد و اشان اکیلڑاے
 احمد نکلنے واجب جامع اے احمد گرو تے سب جگ چلڑاے
 ت تاہنگ سیاریدی ماریا نہیں مہری زندگی دا کچھ حال ناہیں
 نول دیکھو سستی دی سوش گیتا فانی ہوئی ایہ پھر وصال ناہیں
 شتاب سے نص کتاب اندر حضرت احمد دانور قدیم داے
 او و ہر روح او ہر جسم احمد میل و ماند نول سستی داے
 ج جیم جدول دی سستی نول خبر ہوئی نول مالک مالک مثال دے
 سستی اوسد ایک تکرار اے تائیں اوسنوں شوق وصال دے
 شہنشاہ مال ویران ہو یا نول ہتھوڑی عشق نے ماریاں میں
 نول ظاہر باطل و عین جانو غیر جانو توں سڑوں واریا نہیں
 رخ وینا تھکے ماریا نہیں کیا و ستا حال بیگانیا ندا
 آواز اندام تھیں عدم ہو یا و جاجھناں کم دیو امینا ندا
 ڈال سے ہمارا صفات تائیں آخر غیر خدا و احساندائیں
 ہم صفت سچا و عین کر کے مظہر شان روح شک کیوں اندائیں

و ذوق تھیں سوندی دیکھ صورت بھی ہل علیہ لوں گاوندی ہاں
 سدا دیکھ بولہ نفس حماں جامع رب داہیں مناوندی ہاں
 راز نے ماروی تیغ پھر کے پنوں دلانہر ملک نے لٹیا سے
 عین ناقص نوں عین کمال کر کے بوناوئی دا جڑاں تھیں پٹیا کر
 تر زندگی پیاریاں باجھ کسی قیمت موت دینال پناوندی سے
 وکر شغل نے کشتاں تبتاں کی طبع نوں داویکھنا چاوندی سے
 س سدا پتوں دی ہی مینوں تو غفلت و کشیے ماریا نہیں
 ایہ جلال جمال ہی رہ کر لوں نہ دیکھیا تے بازی ماریا نہیں
 شش سلطان ہوت پتوں ست ہولراں اوسدی ذات دے دے
 پہر عین قابل آخر عین ناقص و مشترک و ذات صفات دے دے
 ص صبرنی اکیہ زو و زور کرم تھو بس نی بس اڑ بو
 پنوں غیر سدا کاہنوں آوی عشق زبیدی رستی ز بس اڑ بو
 قص صداں نذاں ترک سرگ عشق بوناوین مظاہر پاروے نے
 ظاہر باطن ایہ نشان محمدی اء اول آخر اوسدادم ماروے نے
 لطاف بلوچاں نوں دھڑپنی مینر ملک طہوت ویراں کیستا
 رنگ نہ ہویا اکھیں نیر کا عقل اٹھ گئی پریشان گیتا
 ظالم کیا ہوتاں ظالماں تھیں پتوں توں نہیں دھوڑنا سہی
 جلاکاسنوں چوکر جلال تھیں کھنڈل شد درجیم داتوڑنا سہی
 ع عشق دی صورت ہر کل عالم سستی پتوں بھی عشق سبکداری

عقل طبع تے عرش تے عقل نوں سبک نی کریم دی پاوندی ہاں
 پنوں رب کو لدا نشان دے طالب کدھ کتاب سناوندی ہاں
 حل سستی دیوچ مکان کیتا اپنی غیر دے گلے نوں گھٹیا سے
 اک سستی و افضل تے صفت نوں طالب غیر دے ہریم توں چھٹیا سے
 پنوں دیکھ تے عینوں نہ نظر اوڑ معیت اوسدی جانوں کھاوندی سے
 ہجیر تے وصل بھی عین طالب ہو سمجھ معیت دی اوندی سے
 ہجیر وصل دی عقل ہاں اٹھ گئی حاضر ناظر دی بلان نے تاریا نہیں
 طالب تھ توں سوراوڑا سیٹی دل پاس نہیں کراں تاریاں میں
 عقل طبع تے عرش آسمان حضر سوا لیتو لیاں جامع ذات دے دے
 ستواں جامع کل فعل اک کیتا طالب عین مظہر اوسدی ذات دے دے
 مینوں یح کینی نوں چھند گئی نہیں چلا و س لی و س اڑ بو
 میں بھی عین تے طالب بھی عین مینوں تائیں گئی ہاں کھیں نی پھیں اڑ بو
 گل شہر مالک ظہر واسطے ہر الادبہ اسما و سرکار دے دے نے
 وحدت عشق مجرودہ احمدی اکو س طالب مطلوب بلہاروے نے
 پنوں کھس ریا سستی ماریا نین جان چوڑ جیت ورتان کیستا
 غافل ہوا سستی ہر سنگار کوئی طالب چوڑ چیا سارا نشان کیستا
 اول سستی نوں جام فنا دیکھ لاسو اجل دیوچ نگہورنا سہی
 طالب حیاں سوہنی عینوال وانگوں تندی وحدت دیوچ نگہورنا سہی
 خدخال اکھیں ابرو عشق دے زلف عشق ابا نکرا چھلڑے

تھیں سائیں رنگ وراثت جاناں اکھیں جلیاں عشق داپڑاے
غیر علم تھے دین اندر چارچ وچ کتھوں غیر لاونا میں
شرک خفی تھے جلی جو ماروئے او سنوں حال جلوی سداونا میں
غافل تھے باقی نے ماریا نہیں گولی خاطر نے شاہ دی تھینا نہیں
میں بھی سوں وانکسٹاں فیرا میں تائیں برکد یوح جنینا نہیں
ق ق قسمیوں زلفاں فی نیماں گوہر اندی باکی چال دی سے
تیری دھچن ہاں توں سلطان سوں داغ تیری محبت گھال دی سے
ککھ ککھ ککھ تھے علم بھلاور وچوں دے نام دا کرنیاں میں
تپش تھلا اندی چنی امر دوالی ابراہیم بن کے اندر ورنیاں میں
اللہ دوستا تے پھاڑا نگی کفتی پس لٹاں سروں کھولیاں نے
ماں درجہ کی تیاں روئیاں گونیاں والیا ماریاں بولیاں نے
ہم ہاں سچ پوں علوی سفل سبے سب وجود میرا
میں ہاں سورج تے سب جان درک و سو کھول کتاب شہود میرا
ن انت ہو انتظار میںوں کوئی مایہ مدینہ تھیں آوندائے
کندی عاجزاں تھیریاں ہو کے طرف ہندی بھی پھیرا پوندائی
و دگ فی تھنڈو تھارواواک دار مدینہ دی طرف جا میں
اپنی سستی و احال معلوم متیوں تھلا یوح مولی سائیاں جنید پائیں
صہ ماہو ہو واکراں لغو ایہو کلمہ طریقت دا آوندائے
تھلاں ہجو دیوچ جلیپندیاں نوں پانی وصل دیناں جملہ وندائے

عشق طالب طلب نہیں اک کیتا عشق و حیات داروپ دوہلائے
غیرت بدی غیر تھچدیا او کامنوں آپوں شرک بتا ونا میں
شرک خفی متبہ ہول طالب الیہ سنجی تے قطب سداونا میں
منظر شاہد اپنوں نوں جان چکی پانی وار کے قدامتوں پینا نہیں
عشق تپوں و جگر نوں کہا و کیتا طالب حیرندی مولی تھیں سینا نہیں
نیچ ذات کینی نوں چھڈتا میں تیرے باجھتا میں پکب کال دی سے
باہون پھریدی شہر اندر متیوں طالب شرم مارے انت کال دی سے
چمک تھلا اندی نور کوہ طور و آواگ موسی کلیم دی ستریاں میں
طالب میرا پونداسیل ہو کہ نہیں کچھ دے راہ وچ مینیاں میں
اُس کھ کے تھلا اندی وچ وریاں وصل بنو ندی بھر جھولیاں نے
کندیاں کالیاں شہر بھر پرا وچ طالب جھڑا کاندیاں لولیاں نے
کل باز تیار تے ناز میرا عشق عاشق معشوق بنو میرا
نرگ شرک سارا میری وچ دے طالب اڑیکا جسم دا بود میرا
میرا رب سول کریم نہیں کروں آں میںوں گلے لا وندائے
خواجہ پیر حشقی او سنوں جاوا کھو کامنوں طالب نوں پیا تر چھا وندائے
ہتھ ہنڈو حضرت دے قدم پکڑیں روو حال کہیں میرا پاس جا میں
مدد جس جین امرک دی پرا طالب نے قدامت پرا پاس جا میں
عالم سفل تے علوی داوڑ ایہو مسلمان کافر ایہو گاوندائے
ایسے کھلے نے کل نوں اک کیتا طالب حشقی ایہو حکم فرما وندائے

لا لاد و بھید نول کون جانے تھے رب بھی نہیں سما وندائے
 مریخ اللہ و انور محمدی نے نیڑے آئیے رب ملا وندائے
 الف سرب کریم دے اے احمد پاک کے چشتی پیر دے
 مرشد رب کریم داروپے سہیلوں اپنے دستگیر دے
 ی یاد رکھو میرے شعرا میں معقول حدیث کتاب دے
 اندر احمد دے سینہ و رب بول دہر و نہیں کلمہ شریاب دے
 جگر عاشقان و نات دیاں بولیاں جویں تڑپڑاں ہر کتاب دے
 بعض نیت قرآن دے معقولے شیعہ پیکار کوثر و آب دے
 میرے شعروں بڑا جو اکھ دے اکثر تابع صد خراب دے

ایچو نفی نول کوئی کچھ اسی عین غیر سیار غزلے کھا وندائے
 اقرب عین شہادت و یوحی ہویا طالب ندیاں توں ہر وہ پار دے
 ہند اولی محبوب خدا نیکر قطب عالم فرید فقیر دے
 بھانویں چند را بھیرائے گنڈاں تک سیر اٹا الہی و پیر دے
 بیچ چوہاں طریقہ کردویں نہ نکالیں اچھو درخشاں دے
 قصہ سنی پتوں و اجال ناہیں گہٹ وحدت دیکر شراب دے
 میرٹھو لا حقیقت احمد دے سارے نعت اوس عالیہ ناب دے
 حسن پاک ٹھولے چوں موج مارے کیرے عشق مینا دے
 طالب نال عقاد و دیوار رکھو شعر نہیں کلے فتح باب دے

تمام شد سہ حرفی سستی پنوں

سی حرفی جواب : سیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الف اللہ جد ثابت کیتاوت حدوث نہ دسوا
 احد احمد دی ہن صورت راہ را سنجے دا دسے
 آپ باور کر بھجھ اجانی ذات اللہ دی نیڑے دھی
 رز دولت دادریا و گدرا چہ کھیرے دے پیرے دھی

راجن و جہہ اللہ دی صورت ہر ہر گ وچ دسے
 طالب و سمنوں گھول گھواواں جو را بھیا سیتوں کھسے
 وحدت مہ و والے شیشہ کون راجن کون کھیرے دھی
 اللہ نیا مریخ آخرا ناو طالب جھپٹے جھیرے دھی

ست نے تارک میں دوروں نیٹریوں فی انفسکم آیا ما
 اللہ نیا جیفہ کھیرا جاپا را بنجھا منوچ چھایا ما
 ست ثابت سمجھ توں چھ جیہ توں جنت تکت اقدامی دھی
 کھیرا کس قبول توں ہیرے آجوں کس نامی دھی
 جیم جہان نہ قبرے ویسی عشق را بنجھے داجا سی ما
 قل متاع قليل کھیرا یاد اسارا جو کھ کور اسی ما
 جھے جان ہیالوں ہو کھیرے کھوں میں روڑاویں دھی
 رانجھیں رانجھیں منوچ کو کھیں کاوون وحدت کاویں دھی
 خے جو تھیں بھوڑو بھوڑی داکھیا کو اوچ پاپا ما
 سر بھلی دی وحدت والی سبارا ہوش گویا ما
 ووال دیلاں نہ کھیرے جو بھییں سو آگدا دھی
 نظر بانی شہوت بانی فانی حسن اس جگدا دھی
 ووال دلیل نہ دیکھیں اماں ودا قدر انسانی ما
 وخلقکم من نفس واحد پڑھ آیت قرانی ما
 وخلق آدم من نوری مت جانی عشق شہوالی ما
 کہ سواہ فقیر واپلا ایہا میں جھوٹی توں سچی دھی
 ولقد ہممت حب تشبیہ اکثر منزل کچی دھی
 زور زورہ کر عشق حقیقی ماہی دے دل ڈھوئی ما
 برنخ تھری ہی احمد دی وحدت وچ سموئی ما

لا یتاجل جھنگ کھیرا اللہ رانجھیں پاپا ما
 طالب برنخ رانجھیں لے کون وکان بھلا یا ما
 نکاح من سنت جانیں من طریق اسلامی دھی
 طالب کھیرا زور بدل چھوڑیں طول کلائی دھی
 فلا تطعہا حق اونہا دے جو پاپے بدرا سی ما
 طالب نیا ساعت جانی منوچ مت او داسی ما
 ہنس کھیلن میننگ کتن ستیاں نال نہ بھاویں دھی
 وانگوں طالب صبر نہ تینوں ودا عشق توں لاویں دھی
 السلامۃ فی الوحدة جانیں عین وغین بھلا یا ما
 طالب اللہ دی صورت رانجھیں آن سما یا ما
 من تشبہ کھیرا سمجھیں رانجھا سول نہ پگدا دھی
 طالب فاکھرا نہیں ہیرے سخن سجا جانی تگدا دھی
 لیکن سیرے اعلیٰ مومن منی عشق ربانی ما
 رانجھا من روحی داسے کھیرا طبع شیطانی ما
 طالب ایہ نسبت تشبیہی ناہیں ہیر دہوالی ما
 تشبیہی چھوڑ پھریں تھری ہی سن اما نہی کچی دھی
 ایہ حسن چشتی و اجلوہ آلا طالب عشقوں بھی دھی
 ہیر مونی ہن رانجھا بھلا میں ماہی دی ہوئی ما
 طالب سدا او ویک ماہی دی جیت چ کھوئی ما

اس سن سچ کہاں ہے پوسیں ایں ہیر کھیرا لے جاسی ما
 جو فنا رسولی تینوں کھیرا لے فرسدا سی ما
 شش شین شور نہ کر توں ایاں میری کھیریں تبت نہ لکسا ما
 فتمنہ الموت جو پڑھیا صاوق عشقوں رہیاں ما
 ص صفت نہ اتوں باہر نہ خود عین کھیرا لے دھی
 جو صفت کھیرا لے دھی ہو کے حسن جلا لے مانی دھی
 نص صفت بہت صفات اندر کس کس نوں دل دیواں ما
 جبار عفار ہزارہ دو صفاں کیوں لیاں ما
 ط طوے طالب کسدی ہو کے ہیر عاشق نام رکھیا دھی
 را جہا کھیرا صفت ابداعی جسم عدم و اسایا دھی
 ط طوے ظاہر باطن اول آخر میں ما ہی دی عاشق ما
 عدم نہ بھیا جید بھیر پیتا عشق اسمہ عاشق ما
 ع عین عت نام ناموس اساد اوج عالم کے کھیرا دھی
 و وچ اتی خراجھا سانوں غم دی غم دی ڈوبا دھی
 غ غین غور نہ رہیا جیکی چاکے نال چپکٹی ما
 ل لمر من اللہ عشق واحد و بیبا کوڑ لپیٹی ما
 ق قاضی قاضی سہ تنگیاں وری شرع ملیسی دھی
 ن نچن لپاک انا الحق تیرا سارا جھوٹ کر لسی دھی
 ق قاضی قاضی الجاہل پڑھ توں وچ حدیث رسولی ما

جے ہیر مو تو ہوا ہی ہوئی ووز خمول پاسی ما
 الطیب و بالطیب طالب سمجھ نہ ہو و سواسی ما
 العشق ناز غیروں ہوئی راجھن یا رہنڈ اسال ما
 الت اوازہ ما ہی کیتا فالو جے دل پاساں ما
 تحت ہزارہ جھنگ لے کھیرا لے اطمی جالی دھی
 طالب ایہ وحدت ہو قہری لئی چھوڑ کہا لے دھی
 شغل ہو اللہ امر مرقی ما ہی اللہ سوال ما
 طالب وحدت آہیہ ارادی حسن جمال تھینواں ما
 ایہ خالی پیتا عدم وجودوں جھیر دل بھرمایا دھی
 طالب کھیرا لے شرفا ستی راجھن جھوٹ بنایا دھی
 و ابغوا الیہ وسیلہ بن کیوں ہوواں فاسق ما
 و حیا الحق زہیق الباطل طالب سمجھ موافق ما
 انا حقنا چاک و حق بھاسا دھی کی ہو یا دھی
 طالب نکل شکوفہ آیا جو دنیا ستے بویا دھی
 الفقر سوادا و جہا پڑھ کے جے نال جیٹی ما
 طالب سخن لپاک انا الحق ما ہی ہیر لپیٹی ما
 مال گواہی چوٹاں اماں بولن مول ندیسی دھی
 انا الحق و عوے طالب سارا و ستر لپیسی دھی
 چوٹاں اماں فوٹے چھوڑ و عشقوں نہستیبولی ما

پھر حسن ماہی دے جلوسے تھیں منصور قبولی سولی ما
 کاف کثافت بشری تیری عشق ماہی وکھولی دھی
 وصل بکس قسمت تیری کد ماہی تھیں ہوئی دھی
 ل لہ لاش میری دی مگر کیوں پیں برسوں کتنی روگن ما
 لٹاں کھول بہاگن ہوئی ہیر سیال بیہوگن ما
 ہم ہم مکروں توں سوگن بنکے غور مقتول نہ ہوئی دھی
 گو چشتی دی خادم بنکے عادت، بُری نہ کھولی دھی
 ل لوں نائیں ہیر نہ رانجھا ماہی شاغل نہ سوتن ما
 ناں رچی ناں ستری اچھے ناں شاغل لاہوتن ما
 و داو داری میں گھول گھمائی گھوڑاں سنگوئی دھی
 توں کیہڑے گور دے چیری بنکے لالچ دل دی کھو دھی
 مہرے ماوی بنکے رانجھا ماہی تخت ہزار یوں دہایا ما
 جتول دیکھاں جوگی دتے انگ بھسوت رایا ما
 لا لام لباس اوتا کھیر یا بد عشقوں پہن پوشاکی دھی
 کون ہے تیرا ہیر ہیرے حسنوں عشقوں پاکی دھی
 عالف امام حسینی چشتی مودودی گنگو دھی ما
 فیض لقتور نوزی جسدے ہیر نمائی مہی ما
 مکی یاد رہی مرشد تیرا اوہ محبوب الہی دھی
 مہذا اولی عطاؤ رسول تیرا اوٹ پسنا دھی

واللہ مکمل طالب پڑھ توں نہ کر بہت فضولی ما
 منزل ناسوتوں ملکوتوں آگے لنگھ کھولی دھی ما
 طالب منزل آگے رہندی کھیرے باجھ نہ ڈھولی دھی
 جو کہنا سہو کہلے ناں میں جوگی دی جوگن ما
 طالب رکھیں ماہی مویا ہن ہو رہیاں سوگن ما
 جے اک وزہ باقی رہیں دھلوں ملو نہ ڈھولی دھی
 طالب بھر گناہیں ڈوبی وہاں مچ سنگوئی دھی
 ناں ہجرناو اصل حامل ملکوتن جبروتن ما
 طالب گنجشکری جوگن ہیرنگ رنگ بیہو تن ما
 عقل فکرے پہرے والے دیکھ اندھیر سوئے دھی
 تحت ہزارہ جھنگ کے کھیرا طالب تیرے ہو دھی
 جوگی بھیس بنا کے ماہی نادالست بیا یا ما
 ہیر رانجھوچ چھپ کے طالب چشتی بھید بتایا ما
 تم وحب اللہ توں آپہ کھول دے دی تاکی دھی
 میں بھی اوس دی طالب ہو واں دور کرے غمناکی دھی
 حضرت شاہ محمد کیچا ماہی میرا دھی ما
 طالب چرناں تھیں بلہا رے نام حوا جدی دھی ما
 گنجشکر ہے راکھا تیرا قلب عالم دی شامی دھی
 طالب ڈبا بنے لایا لاج پیراں توں آہی دھی

غ غافل نہ ہوا جو میں بھلا میںوں بھلا را جام پلدا چا
 تیرا نہ بھلا میں بھلا گئی میںوں ستر کے پاس بھلا و نا چا
 ق فضل تھیں حضرت محبوب شستی اپنی نگوں نفوس کے شان بخشو
 آسا و عمار و یوح نہ کچھ سیرا سیرا ہوا بہت ہن تان بخشو
 ق تاجدار باد اسطاسو قطب عالم در جا شکر باروے جا
 بدر الدین بر نادر پیر پیر میں حضرت پیر نصیر کبار کو جا
 کار نہیں بخشوں کچھ مرادوین پیر مدوی بدر الدین مدوے
 شاہ عبداللہ مدد خواجہ احمد مدد عبدالکریم محمد شاہ حیدر مدد
 نجف علی شاہ پیر نصیر مدوے محمد کچھ سیرے دنیا دین مدوے
 ل لنگ و لداوی چٹک اندر گیاں ایک آسمانیاں چلیاں
 توں محبوب محبوب سائیں تیراں قدرتاں مست متوالیاں
 ہم مست الت ہو ہوسا ہوا دیار و یوح پسار کر کے
 انگار کر کے خاکسار بنے اپنی دید شنید نوں مار کر کے
 ل لئی کر کے غافل فکر میرا نہایت رکھنا عشق دیوانہ پیدا
 توں حضور رحیم کریم سائیں بخشو قول کے فعل فراتر پیدا
 واری تھی تھی تھے تھولیاں میں کر پیار اولبر اولبر اسطاسو
 اگے کیاں نوں تار یا سا یا میںوں تارا اولبر اولبر اسطاسو
 حرمیت نے نیست ہو جو اندر سارا نوز حضرت احمد پاکدا
 دل شیا جسم نکھیا میںوں آسرا صاحب لاکدا سے

سانوں بھلا کر کے ہوتا کر کے فانی باقی تھیں مست بنا و نا چا
 خواجہ پیر نظام سیر کر کے روز کو طالب نوں تیرت ہسا و نا چا
 سیرا میں شان میراں ہوا اپنا ہاں شان تھیں مان بخشو
 طالب سیراں دی گئی یوح آن گریا اونوں جان تان ایجان بخشو
 حضرت پیر نظام چراغ دہلی نصیر الدین محمود سرکار مدوے جا
 علاؤ الدین بزرگ نوں جا کھو اسطے مدوے طالب خاکسار کو جا
 فرید الدین مدوے بجا والدین مدوے علاؤ الدین اکبر پیر یقین مدوے
 یا غلام فرید محبوب مدوے حیدر شاہ ہرناوہ نشیں مدوے
 طالب کو چلتا و کچھ یوح گریا ہمد قد رب سول متیں مدوے
 تار یا ہوتا یاں تار و چند سورج ویاں پو تھیاں گالیاں
 عاشق طالب و عیباں نفس ڈھکت کلال اوسدیاں بخشو والیاں
 اپنا حال تے قال پامال کر کے ہم جان ایساں نثار کر کے
 طالب وٹاں جہانان تھیں یا ہوا کف نفس طبع دی اگے حصار کر کے
 تیری شمع جمال در نور اوتے ستر ناکا رہے ہیں پیر و انزیرا
 تیرے فضل دی اس دسوں میں کھویا طالب جیو غریب مستان پیدا
 وندیاں لکھ لکھ پلکدی سنگی ٹاں نہ توں مارا اولبر اولبر اسطاسو
 طالب عامی ایدو اسی یوح پھالسی تو غفار اولبر اولبر اسطاسو
 مٹی پانی ہوائے اگ چوں نوز نبی کریم دا جھانکدا
 عالم علم و چوں خلقت نوز چوں طالب بنیا مدینہ دی خاکدے

قلب عالم بختیار و عشق اندر روشن جان ہواں سینہ چاک سحران
 رب ہم نے فضل کر کے ملک ہند کو چہ طور کیتا
 ہٹی وچ بختیار و دیار لائے اندر میرا کھڑے علم و اور کیتا
 زور و خجواہی خواجہ کی حق دشمن حاسد کے نفس لوں ماریدا
 عشق میری رب دی وید اندر اپنی دید شنید لوں ماریدا
 سار میری اک ارمیو ہندو لوی و سنگیر و اسطائے
 نامور و شامی ناصح الدین چشتی خواجہ احمد علی میر و اسطائے
 شش شاہ کے حلیف پیر چشتی ابراہیم فضیل و ارنگ بخشو
 حضرت بنی کریم و خلیفہ چھو حضرت حسن حسین و اسنگ بخشو
 صل صاف کیتا سینہ قلب میرا کھڑے کھڑے دیوایاں پیرایاں سے
 گنبد نور گنج الرحمان آکھو کیتاں حق تھیں صاف فقیریاں سے
 حق ضامن پیر و چ پھر ان میںوں خوف نہ چور چکا اوائے
 کیا سیاں لوں پیر جان ملی کیاں ڈیساں یکر تار و اتار
 طر طرف کسید کھیاں میںوں گنبد نور شہستان سنگدان
 رب سنگدان بنی سنگدان چشتی پاک دی گنبد نور سنگدان
 طر طر چرچہ حق مظہر ولی اللہ ظہور کمال لائے
 قوسی راوی سعید رشید عالم آپ اصل تے باعث وصال لائے
 محبت مال تے جان اپنا و پیر کے نام توں واریاں میں
 دنیا ماریا میں خلقت ماریا میں خوشی ماریا آپ توں ماریا میں

و سنگیر بختیاری مدو ہو و چو سطر تھیں طالب بیباک ہواں
 سار و ملک ملکوت عرش و تے قلب عالم و نور تھیں نور کیتا
 چشتی فضل تھیں انبیاں طالبان نور و نور و سید مسرر کیتا
 ابلیس خبیث لوں خوار کر کے منکر و بے متعقد تار خیرا
 طالب و انگ پیر و عشاق ہو کے خلقت و نیالوں میں ساریدا
 پیر خواجہ عثمان شریف احمد مدو و فقیر و اسطائے
 ابو اسحاق مہنا و سیر بصری سہیل طالبی و سیر و اسطائے
 عبد الواحد چشتی خواجہ حسن بصری علی پیر کے نام و اسنگ بخشو
 طبع حسن تے غنچہ ان تھیں پیر طالب لوں شرم تے غنک بخشو
 بھائیوں سنگدانوں پاک کیتا فر عالم دریاں شہستان میرایاں سے
 بابو پیر کے طالبین پار کیا فر عالم دریاں پیر و سنگیر پیراں سے
 میری طرف میں کہا میں کون تکرید انبیا و خوف دار و اسے
 طالب حیاں لوں پیر ان میں و نا کر و ب اس پاک سرکار و اسے
 دنیا عاقبت ہی لغت سنگدان عشق سنگدان سول سنگدان
 فر و عالم لوں حیر میں سنگدان بخش سنگدان طالب و سنگدان
 اوس محبوب الہی دی حدیو کیا پیرا مظہر او حسن جمال راہو
 حق پیر نظام الدین اریا و پیراں و طالب کے حاکم اسے
 محبوب الہی دو چرن نگاہ و دماں جہان نغمے گاریاں میں
 طالب محل بن پیر کے نام پیراں و او مدو پکار یا میں

غ غافل نہ ہوا جو میں بھلا میںوں بھڑا جام پہلنا چاہا
 نہیں نہ بھلا میں بھل گئی میںوں سدا کے پاس نہ بھلا نہ چاہا
 فضل نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے شان کشتوں
 تساوی میں و بیچ نہ کچھ میرا ہو یا ہو یا بہت ہن تان کشتوں
 ق قاصد اربا و اسطافو قلب عالم دہر جا شکر یارو سے جا
 بدرازمین بر نادر پیر پیر میں حضرت پیر نصیر کبار سے جا
 ک کار نہیں مینوں کچھ شہادوں میں پیر مدوی بد الدین مدوی
 شاہ عبداللہ و خواجہ احمد مدوی عبد الکریم محمد شاہ نہیں مدوی
 سخی علی شاہ پیر نصیر مدوی محمد بیگ سیرے و نیا دین مدوی
 ل لکڑی داری بیگ لکڑی داری لکڑی داری چلیاں سے
 ق قاصد اربا و اسطافو قلب عالم دہر جا شکر یارو سے جا
 ح حست ہوتی ہوتا ہوا یار و یوچ پشیا کر کے
 انکسار کر کے خاکسار بن گئے اپنی وید شہید نوں مار کر کے
 ن نعلی کر کے عقل کر کے ثابت رکھنا عشق و یوا تر پیدا
 نوں حضور جیم کر کے میں کشتوں قول سے فعل فرما تر پیدا
 و واری انھیں نے گھوڑیاں میں کر پیا اولیاء اسطافو
 اگے کیاں لوں تار یا سا یا میںوں تار او دلیر اسطافو
 مہر مست تے نیست ہوتا دسارا نو حضرت احمد پاکدا نو
 دل میا جیم نکھیا میںوں اسرا صاحب لاکدا سے

س سائوں بھل کر کے ہوتا کر کے قالی باقی نہیں ست بنا ونا چاہا
 خواجہ پیر نظام پیر کر کے دوندی طالب نوں نرت ہسا ونا چاہا
 میرا لکڑی شان ویران ہوا اپنا شان تے شان تھیں مانی بھٹوں
 طالب پیراں میں مکی بیچ آن گریا اوں نوں جاوے تان ایمان کشتوں
 حضرت پیر نظام پیر مدوی نصیر الدین محمود سرکار مدوی جا
 علاؤ الدین بزرگ نوں جا کھیو اسطافو مدوی طالب خاکسار مدوی جا
 فرید الدین مدوی علاؤ الدین مدوی علاؤ الدین آسیر لقمین مدوی سے
 یا غلام فرید محبوب مدوی حیدر شاہ ہرناوہ نشیں مدوی
 طالب کو چنسا و کا بیچ کر یا صد قرب سول میں مدوی سے
 آ آریا ہوتا ہوا تار و چند سورج ویاں پو تھیاں گالیاں سے
 عاشق طالب مدوی باں لعل و لعل کھڑاں اوں مدوی کشتوں تھیاں سے
 ا اچا حال تے قالی پال کر کے ہوا ان ایمان نشان کر کے
 طالب ویاں جہاں تھیں ہوا نفس طبع دے گئے جھار کر کے
 م مری شمع جمال مدوی دے سڑنا کا رہے میں پروانہ پیدا
 پ پیر فضل مدوی میں سو میں گھوڑیا طالب جیم غریب مست شہید
 و واری لکڑی داری لکڑی داری لکڑی داری لکڑی داری لکڑی داری
 طالب مدوی دے ہی بیچ چالی تو غفار او دلیر اسطافو سے
 س سانی ہوا تے اگر چوں نور نبی کریم دا جھانکدا نو
 عالم علم وچوں خلقت نور وچوں طالب بنیادین مدوی خاکدا سے

قلب عالم بختیار و عشق اندروشن جان ہواں سینہ چاک ہواں
 رب جہم نے فضل کر کے ملک ہمسک وچ ظہور کیتا
 ولی وچ بختیار و مبارک کے اندھیرا گھرتے ظلم دا دور کیتا
 زور بخشواں اپنی خواجگی تھیں دشمن حاسد کے نفس نوں مارنیدا
 عشق پیر تھیں رب دی دید اندراپنی دید شنید نوں مارنیدا
 سس سار میری اک الیہ بندہ اولی و مستگیر واسطائے
 ناصرین شامی ناصح الدین چشتی خواجہ احمد بن سید واسطائے
 شش شاہ کر کے حدیف پیر چشتی ابراہیم فضیل دارنگ بخشو
 حضرت بنی کریم و خلق کچھ حضرت حسن حسین داسنگ بخشو
 ص صافی کیتا سیدہ قلب میرا گنج کوسو دو زبان پیریاں نے
 گنجشک نوں گنج الرحمان اکھ کیتاں جس تھیں معاف تہ تعمیریاں نے
 ضض ضامنی سیر وچ پھراں مینوں خوف نہ چور چکارا اے
 کیا سویاں نوں پیر جان دی کیاں ڈیریاں پکڑ تارواں
 ط طرف کسیہ خیال مینوں گنجشک توں شمتاں سنگداناں
 رب سنگداناں بنی سنگداناں چشتی پاک دی نگتاں سنگداناں
 طا طاہر تہرے خلق مظہر ولی اللہ ظہور کمال اے
 قدسی ہادی سید شید عالم آپ اصل تے باعث وصال اے
 محبت مال تے جان اپنا دے پیر کے نام توں واریاں میں
 دنیا داریاں میں خلقت داریاں میں خوشی داریاں آپ توں داریاں میں

ہتھ گنجیاری روہو جو حشر تھیں طالب میاں ہواں
 سار ملک ملک کوٹ عزت و تے قلب عالم و نور تھیں نور کیتا
 چشتی فضل تھیں انبیاں طالبان نور نور تہرے مسرر کیتا
 ایلین خلیب نوں خوار کر کے منکر ڈوبتے متعقد تارنیدا
 طالب و انگ پریم شتاق ہو کے خلقت دنیاں نوں مارنیدا
 پیر خواجہ عثمان شریف احمد مودود فقیر واسطائے
 ابواسحاق مشاد پیر بھری سبھاں طالب پیر واسطائے
 عبد الواحد چشتی خواجہ بن بھری علی پیر نام وادنگ بخشو
 طبع حسن تے عنقریب تھیں اپنی طالب نوں شرم تے منگ بخشو
 بھائیوں منگیاں نوں چاک شاکیتا فر و عالم دیاں شمتاں پیریاں نے
 باپ پکڑ کے طالب نوں پار کیتا فر و عالم دیاں پیر و سنگیریاں نے
 میری طرف میں کیا ہاں کون تکرر زباناں و خوف مارا اے
 طالب صباں نوں پیراں ہوا خاکروب اس پاک سرکارا اے
 دنیا عاقبت ہی نعمت سنگداناں عشق منکر رسول سنگداناں
 فر و عالم توں خیر میں سنگداناں بخش سنگداناں طالب سنگداناں
 اوس محبوب الہی دی حدیو کیا پورا مظہر او حسن جمال اے
 شہر پیر نظام الدین اریا دہرمان اوہ طالب کے حال اے
 محبوب الہی دو چرن نگاہ دو ہاں جہان اندکے تاریاں میں
 طالب محل بن ہوئے نام پیران دا اور و پکار یا میں

میںوں ٹکن نہ دیندیاں مکان یار دیاں | اوہی تانگال سے یار دیاں

کافی دیگر

کہوں صل علیہ پکار یوسف دے شہر مصر وچ
میںوں دسریا گھر بار مبارک کل نگر وچ
میں ناچاں دے دے تار خوشی ہو تو شہر وچ
میں ت من دیندی ہاں وار پادی پاک گذر وچ
ہو یاں نال فضل دے پار خزاں میں وصلی سر وچ
میںوں ملیا محرم یار جو لایو سو یاں حکم وچ
اچھ ہر دی لیندا ہے سار کوئی روندی ہی دھم وچ
میرا رب ستار غفار طالب تیرا پیرا وچ

اے اے میری سرکار چر شیا چند بن سیر گھر وچ
ستودیکھو میرا دلدار چرن بھڑکیو بلا میں
گجریاں جہاں خبر دا چھنکار سنو سیوا سند بولی
سیر گلویچ پلن مار بائیں میرے بنگاں سنہری
میریاں اکھیاں رُون زار میرا نہ کھڑ کھڑ ہتے
اکھال اوچیاں ٹکان مارے تیری اود ہو نگری
اچھ رحمت دا دربار چلو سیتو چرنی لاگو
میتھوں کوئی نہ سہرا کار میں روندی شرمی ماری

کافی دیگر

اساں منیاں تیریاں پیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں - تیرے طالب کردی میریاں - میں کیوں تیری وچ بھیریاں
اساں منیاں تیریاں پیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں

تساں تیلیں نے سب پاریاں میں اکیلا ہی منوں دساریاں - میں نہت اوڈیکر چیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں
کاہنوں چھدی جانا میں ہو گیا - میںوں بخش جوتی لے بولیا - کیتی ہر روندی تیرا سیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں
اساں منیاں تیریاں پیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں

یاد آون اوہ مٹھیاں بولیاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں
اساں منیاں تیریاں پیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں

میرا تیرا مال پیار سے - جانے ہی تے رب غفار ہے - گل پیاں نے نقش بھیریاں - جہدے آؤ کرو دستگیریاں

اساں منیاں تیریاں پیریاں - جھپکے آو کرو دستگیریاں

دل چداہر نہ آؤندا - شیر ہو مہراجاں نہیں کھنڈا - ساڈیاں اکھیاں بربدیاں تیراں - جھپکے آو کرو دستگیریاں

اساں منیاں تیریاں پیریاں - جھپکے آو کرو دستگیریاں

خواجہ چیری طالب خان - تو ڈاڈا دقاہیم داد اس سر - سختو اوسداں کل تقیریاں - جھپکے آو کرو دستگیریاں

اساں منیاں تیریاں پیریاں - جھپکے آو کرو دستگیریاں

دیگر

سیرا میں میریال بیا کرینا لڑوینا زینال جدی ملری جے

اور چیم کریم تے سیرا میں کھنڈاؤنڈی تان وینال اور لری جے

طالب پانڈی گھری میں لکڑی سونپن لکڑی ساہو گھری جے

سیونی نشین مہینا کچھلی فی فی خوشی دینال بن جھلری جے

میں ہر گنتیاں تھی مہیناں مہینوں کنت دیولوں لکڑی جے

تیناچ چنکارو ہکارو پندرلیں فی فی ست متھیر تے لکڑی جے

مناجات

ہندالولی موسے تار

خواجہ جی موسے تار

خواجہ جی موسے تار ہندالولی موسے تار

خواجہ جی موسے تار ہندالولی موسے تار

خواجہ جی موسے تار ہندالولی موسے تار

خواجہ جی موسے تار ہندالولی موسے تار

کیوں ڈھب تیراچن مہیناں مہینوں پار اوتا

خواجہ نظام الدین اولیا کو لکناں میں تیرے بلہا

ست باجو شام ہوگ کی مری میں باسو لک او جانا

پچھت چرن سے چین نہ اوت یو طالب کی سا

ہمیں کا

ناکھیرے جھنگ ہزارہ ناہیں ہیر سیالی سے

لیس کشتہ شیعے آما مثل صداقوں عالی سے

راہنجا تیرا تخت ہزار یوں آیا جھنگ سیالی سے

جان احمدیت ذاتی آپس میں جمال جلالی سے

نا اوه مری وحدت والی نا جھنگ نا ذاتی سے

جان احمد نے احمد بنکے وحدت موج دکھالی سے

دایہی مری وحدت والی سستی میر جگالی سے
حد میر بیکل بدلیا چشتی تب کی سنت بھالی سے
نخن انقب و داودہ کیتا ہن کالی درکار نہیں
قول وحدت بیٹے نہیں ہو کیاں ہرگز نہ دیا نہیں
مرئی افسانہ کہ قول ان لدا سن میان رنجہا نہ رہیں

شاہ اپنے بیٹے طالب کس دایہی پانہیں

کافی و پیکر

چل چکے سکی سراج چننا تیر کا بتا سبحان اللہ
مازاع کا کہلا ہی پاوت ہو والیل ضحیٰ و کھلاوت ہو
سیر تاج بقابا اللہ کا کہت شعلہ فرخوۃ پر ہی اولٹ
و عالم نشخ کی ہیں صدی کا ہنوں پر لاکھی و ہر گدی
حوال صل علیک سات میں ہر میل برات میں
طالب چاہ کا سہاوا کا کہت ہو تیرا بہاٹ کیں سداوت ہو

دیکھ جوائی علالی حسندا میر موی ستوانی سے
واہ میاں نہ بچھاؤ نہ اسے میر عار کی سار نہیں
واللہ غالب رانجھا جاتا کھیر اکوئی سرور نہیں
ماہر ق بی بی بڑہ کے نال ہجر دے مار نہیں
حد میر سے نے میر عبدال پھیر رانجھا ولد انہیں

سیر سہوت بہر اسر کا کہ صل علی سبحان اللہ
و مید اللہ کا کنگنا سہاوت ہو محبوب خدا سبحان اللہ
ایسی دیکھ چاک چل چلت من ہوہ لیا سبحان اللہ
الہم کہ سر چرچت بدری ایسے دولو سہا سبحان اللہ
تیرتی و صوم ہی جی کی اوٹ ہیں میکان ہو خدا سبحان اللہ
توڑی کر پاکی اس پادشہ ہو موری لاج بنا سبحان اللہ

احضوارہ چشتی

مال باغ ہر باو لا چھو پھول سجا
چہ چین دار نہیں گھر مالی - سو کے پتر سیوہ ڈالی
سو کا ڈھنگر سو ہر مالی بھیل و لٹوں شاو کرے
خواجہ غریب نواز اسانول نظر کرے ارشاو کرے
طرفا جیر تریف دی رو داں کہت کہا

سبحن و ملکیت گیا پھول تو کہد
جلدی پشع چین دیوالی - سو کا ڈھنگر سو ہر مالی
سارنا عالم ہو و سے معطر قبض تیرے لوں یا کرے
کدی تان من سوال طالب دار و رونت فریا و کرے
خواجہ جی من بیتی کدی تان پھیرا

ایوان میں کچھ سوچ رہا - میرے دیدن کوئی بھیدا
 تن میں بھیجا دیکھن کارن دل نول صبر قرار نہیں
 مرنی ویرن پٹھو تینوں دسدا پیر جستیار نہیں
 پاک متن دیو پیاریوں لٹ لٹی آن چل
 چڑھیا پیر سہیلیاں ستیاں رملل پیر دوارے گیا
 گنہگار بن پکڑو بیاں دیکھ کھنکھن سب دور ہو دے
 گئی گواچی منوں اوتاری داخل وچ حضور ہو دے
 سلطان نظام الدین اولیا دلی تیرا راج
 سنگل سنگل سینوچ رڑ کے غریب اک جگہ چ بھر کے
 تیرے ترے لٹ لٹی دوی رووان تے کرکڑاں میں
 محبوب الہی دی ورگا ہے رو رو کوک سنداواں میں
 جنگل چلے چھوڑیاں عمر گئی سب بیت
 بندہ پیادہ دی دیاں تانگاں - ویکھ چوڑی ماراں چاہنگاں
 مارچلا سنگاں پی نول بلساں چوڑاں بلبل نول چیراں میں
 دو عالم دی تختی اوستے کھینچاں تیں لکیراں میں
 رٹولی نہ پات میں مسیوہ چھوڑاں
 دیو مارو کچھ نہیں سر یا سنا کچھ خیر جیانا کچھ دھو یا
 محبوب خدا دی سرنی پر کے دوکھ دلیر کھنڈ
 نا میں قانی نا میں باقی نا میں چوں تے چند ہو یا

قطب عالمین دل نہیں رچھدا - دیکھن کارن تن میں بھیدا
 دشمن و ہٹھو گھڑو دیکھنی میرا غمزار نہیں
 بانہ پکڑیدی لاج تسانوں ما، میری کچھ سار نہیں
 کچھ گنہگار کچھ سرنیوں کدی مینوں اکھا کھول
 میں قتی راہ وچ روڈی بیاں خوار گنہگار بن پکڑو بیاں
 ایچہ ہتھاری دھروئی پاپن کسی طرح منظور ہو دی
 اوکے بھیر بہار چین دی ایچہ طالب مشکور ہو دے
 میں بھکاری آدوی تینوں بانہ پکڑی لاج
 ہو کوئی آب صلا چھڑ کے میں دوی لٹ لٹی غریب ترے
 رب دارحم کرو پکڑو سائیں قتی کتول جاداں میں
 بھیر پیرے حب طالب نا میں خواجہ پیر سنداواں میں
 اب بچتا داکیا کر چوڑی پورانی پیت
 تیں آسمان تے عرش ابراہیمگاں - پی نول بلساں مارچلا سنگاں
 لچ محفوز دار فخر دھوکے کرسان پاڑ لویراں میں
 بھوک حجاب ولب نول پادواں جسداں طالب سرنیوں میں
 قانی مینوں بان وچ بھیا گت سواوں
 در افضل خدا تے کر یا - محبوب خدا دی سرنی پڑیا
 پاپ پڑے کرنا بھرتا سب کچھ میتھوں بند ہو یا
 سنگر ہے پیراں دی در گاہو طالب جیہا پسند ہو یا

نسبی طالبی کا پتی انگریز سرکار ۛ سن دی پٹی ناؤ کو خواجہ بیڑا پیرا پیرا

شکر و ارہار سجا سے ۛ ہر چاہن گزار رہا ہے ۛ خواجہ چشتی سخن آٹے ۛ خوش ہو طالب خیرنا کے
خیرنا خوش ہو طالب ۛ میرے بلہار پیرا ۛ ناٹے ۛ دل لکھتیاں ملیاں اس دربار پیرا
سو کے بوسہ دے لگا کھڑا چہن ہر پیرا ۛ مال سیتا سے ہنساں کھیلان طالب شکر گزار پیرا

کافی دیگر

سانوں محرم راز نہ بلدا ۛ کنوں حال سناواں ولدا

اکھیاں ہون تجھ کہند ۛ میرے دلچ بھید نہ دھندا ۛ میرا توں میں جو مال سمہندا ۛ جہوں جا پکڑوں سدا

سانوں محرم راز نہ بلدا ۛ کیسک حال سناواں ولدا

تی میں لٹائی میرے دوستو ۛ مینوں کتول چھوڑ کے گیتو ۛ میں مینوں اٹھی رہیو ۛ مینوں دل دا جی لکھا پھلدا

سانوں محرم راز نہ بلدا ۛ کنوں حال سناواں ولدا

شیر مولن یار فضل و رح ۛ چہرہ چھریا بلدا پھوچ ۛ سیرت او ری پیت ازل وچ ۛ وچ فرق نہیں اک تکرار

سانوں محرم راز نہ بلدا ۛ کنوں حال سناواں ولدا

سیو رمل دی گواہی ۛ میرا میر محبوب الہی ۛ جہند طالب کرد شاہی ۛ کسا بڑا پھوچ کول

سانوں محرم راز نہ بلدا ۛ کنوں حال سناواں ولدا

دیگر

پیاروں ملاؤ کوئی خوف کو رہدا ۛ دل راز کوئی میل ہے سہدا ۛ اس نگہ دھونڈ لکے پیا نہیں لہندا ۛ جانیاں توں کیا نہیں پھندا

پیارے توں ملاؤ کوئی خوف کو رہدا

نجلیاں سانوں ناہیں ٹھیاں تیریاں ۛ بولیاں ۛ پیاری پیاری گلاں مینوں شہد شکر کھولیاں

اکواری بلور سائوں باجوڑاں گولیاں لہو دو جا سائوں دسے ناہیں : سوہنا تیری چہرہ

پیارے نول ملاؤ کوئی خوف کرو رہدا

پیتا کے مال تیرے نہیں کھٹیا : عمر ساری مفت گئی دھم دھما : عشق وایان لکھا ہے یہ دھما : چھوڑ دیا تیرا نہیں لڑ ساؤ رہدا

پیارے نول ملاؤ کوئی خوف کرو رہدا

واری کس نول دوسری دیواں اریہ ساؤا لکھیا : ایتھے اوہو وایاچ ہوندا جیہڑا پہلے سکھیا

گلی تیری آن سپاں پاؤ کدی بھکھیا : باجھ تیرے جو گناہا بھیس نہیں بھیدا

پیارے نول ملاؤ کوئی خوف کرو رہدا

بس طالب صبر کروا چھاپنیں بولنا : رضا اوتے راہنی رہا بھیت نہیں کھولنا

جس تل پیارا رکھے اوہو سرخ تو لہا : چشتیاندا بال بکے دھیاں کیا لہدا

پیارے نول ملاؤ کوئی خوف کرو رہدا

کافی ویکر

سائیاں اولٹیاں لکھتاں نول موڑ

لکھنیاں بلہاری نہیں سیٹیں دالاکوئی ہور سائیاں	الخ	رحمت بنال پار لکھیاں تھیجا سیریاں نول توڑ سائیاں	الخ
لکھیاں سائیاں تیراں کھیاں نہ کر خندا زور	الخ	نہیو لگا کر پھیر نہ لکھیاں باہوں پکر چھوڑ	الخ
نول کریم میرا سائیاں کدہ میں لکھیاں جوڑ	الخ	بابل میرا سائیاں دتیاں راد سدا مان نہ موڑ	الخ
لکھیاں سائیاں تیراں کھیاں اپنی چنی توڑ	الخ	طالب سیکھیاں اعز نہ کوئی ہتھ تیرا رخ موڑ	الخ

کافی ویکر

میں ریت کے لوتی رہو ساہو کیسی ہو گئی نگر میں : نہ بائیں سگت نہ پافل میں نوراد و بونگی کوئی سر میں

میں ریت کر کوئی رہے ساہو کیسی ہو گئی نگر میں

نہ کہ جس کے مال کا کو نام نہیں ہو کہ لڑ میں	میں غیت کر کے	چو کہ شہید ہو کر گلا گار بہرین بھرت گز میں	میں غیت کر کے
شام ہو گئی جس کو ہری دو ہو لوٹ لی بچ میں	میں غیت کر کے	دھونڈتے تھے جہاں میں کھلا ابو کیو شام کو دین	میں غیت کر کے
شام تمام ہو ہوئی بنیا بسوئی میں چشت مند میں	میں غیت کر کے	طالب ابڑ کا انکنا سوار چھوٹا کھڑی ہو کر گھر میں	میں غیت کر کے
اکھواری قادری			

عبدالقادری پیری تمپری پھور	حب طالب کو پیر سو پیت ہو فی العور
سینچ وار میں روت روت ہوتا ہی برج میں بن میں	جل بغداد پکار کرت ہوں دیا پر سے پیر کے سن میں
عنوت اعظم نہیں میری سہانی پکرت ہو پھیں چھن میں	تجہ بن کا ہیکو جہات گوریا سگت نہیں من میں تن میں
جوت سو کو سنگی جاگی دہر گاس	کتک رہا اندر میں طالب غیرو دہاں
ایتوار کھلی پھلاواری سکھیاں ہار سجادت میں	میں تر با سن کھلو چہ دکان ہار سنگریہ کھادات میں
روت روت نکسیوڑا قطب عالم کب آوت میں	تیرے چرن نال ہوئی کل نہ بھرت ہو سالن کار کھ جات میں
دیا توری کا پیر جی پیل حکو مان	پیاں پڑور یا تھہ بانڈھ کر کھنٹی کر دیا
سو پیر ولد بھی اردو سی قطب عالم مور سے پاس نہیں	ترپ ترپ بھی بنے کھیا کچھ جیون کی اسس نہیں
ریکھ او کھت وید سب بھی ترسی سو نہیں تن میں سالن نہیں	جھٹھا جیلانی سو در شری ہو نہ ہو کچھ دوسا میں نہیں
جو جن سنی پرت ہو تھم ہو تھم	طالب سیو ہی اس سیرت پیر بغداد
منگلی جن ملے نہ ہارا جگوت کوکت ہار ہوئی	سبھی دوکھ کھڑے کہ کھانڈ سو کے میں لودی بکھیار ہوئی
حرم کرم مور سے بس میں ناہیں کارن سو بیکار ہوئی	سو پیر کب کی دھوڑ بناو پیر اس تھہ پیر بہار ہوئی
روپ گیو مور کوکتی پیو بن میں تھی	اہل کال کا آج بابڑ و لوٹ جہان
بندہ میں سزا ہو دست سب کا جاگتک شامی ادون گے	کہاں وہ پیر کی کیراک ہو تھہ رگا وں کے
مرنگ پوری میں گت نہیں سو جت کئی روپے کھ اوگے	طالب کسنگ پیر لیلی نیوں سے من بلا وں گے

جو ہر تیری اچھا طالب کرت پروا

ویروار ہو کر کچھ نہیں صحبت اچھا توری مانت ہوں

لیو مور پیرستو کہ کہت ہوں سن کو سنت کچھ مانت ہوں

ہوا سوار لختا دوسے آوت میں سوار پیر

شکر و ارب بہا او جلا سب جاگ نور ظہور ہویا

عنوت اعظم پیر کے کر پا کیستی وہ کہ کھنص منب دُور ہویا

میں تو من سے چیری بھی تیرا لوان بہت

جیسے پہ پہ جی آنتھ بھیو میں من سکھایا جانت ہوں

عنوت اعظم پیر کی یاد دلانے کو اپنا حال بکھانت ہوں

سکھو دیکھ بلہا یو طالب کے ہنگام

طالب جیسا نرد میں پالی در گاہ موج منظور ہویا

دیکھ پیر کی مدد عنایت سب عالم مشکور ہویا

بست

قطب عالم لیائے بست بنا کے در خواجہ سعید الدین اولیائے کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

سخن و اوسب کی کٹھنی بنا لی۔ رستہ اللہ کے باغ سے چھوٹا لے کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

خواجہ گنجشکر تھو پھولوں کی گڈھی۔ ساتھ کار ارٹھار محبوب خدائے کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

عنوت ولی اور باتیں سو خواجہ۔ دین مبارک عار پہناتے کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

اللہ نور السموات والارض من۔ چرکت میں بند الوالی کبریا کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

قول نری زوار ہو آئے۔ دربار میں راگ بست بنا کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

میں واری میرے چشت کے چیلار۔ بل جاول تیری باتیں ادا کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

اپنے رنگ میں رنگت خواجہ۔ طالب اپن کو فیض دلا کے۔ قطب عالم لیائے بست بنا کے

نام شد

ہوری

چشت کی ہوری خوب بینی ہو گنجشکر ہوری طیلن آئے۔ خواجہ قطب الدین کی لال گلالی چشت کی رنگت خوب سہائی

دیکھو پیر الدین او یا عشق کی ہر چکاریاں لائے : روئیوں جہانوں میں رنگ گھوڑا صاحب چستی خوب جانے
 آؤٹے چست ہو رہی کھینچو اور پیا سانگ بن آئے : وجہ اللہ ہے ظاہر باطن طالب چستی پیر مانے

امیر کاہن

دیکھ کوڑے بوہ رنگی مولا بن آیا ناسوتی ترے : مای نہیں بن جوگی کے آیا شاہ لاہوتی ترے
 دیکھ کوڑے بوہ رنگی مولا بن آیا ناسوتی ترے

غیاں کولوں مکھ وٹا یا ہر سیلشی ڈھونڈن آیا : اسان سے راجن یا رچھانا اچھ ملنگ بھوتی ترے
 دیکھ کوڑے بوہ رنگی مولا بن آیا ناسوتی ترے

کلی گلی وچ پھیرا پائے لکھ لکھی نام و بجاوے : احمد اس الدین آئے عشقوں عشق قبولی ترے
 دیکھ کوڑے بوہ رنگی مولا بن آیا ناسوتی ترے

مجنس بزبان ہندی

پھر لو و تم کے آن گئے میں بکر کٹھن میں ڈوبے ہر میری : مار چھپنا اولٹ ہی شوہر لاکاری امیر می
 من لچا وے کا لپٹے دیکھ جانے کی بدھ کیری : یا کھت کر بعد و اجو و ہنی جلدی پہنچو خبر لو میری
 نہیں آپ کا چیرا دوست ہے تو لوگ ہنسکے بجاؤ میری

سند رانی چلے گئے کوکل پریم دھکی سے چھوڑ دے : ہنسی میں بھرکے سناٹ کہا گئے مور و کاں پیاسے
 وینا جی تیرا پیر ہو گئی سہی دھکی میں کو پیالہ دے : صدقہ عقوان ماروئی کا اتنی دیر نہ پیا لگا دے
 تم ہو دیاں دیا کی صورت کر پا کیجو مشاہد اجھری

نہیں آپ کا چیرا دوست ہے تو لوگ ہنسکے بجاؤ میری

میں تیرا لٹ باور ہے شوہر مستانہ ہوئے : پیچ دھکی میں گیان کو تات لاکو کھت افسانہ ہے
 جب عشق نے مانی سر لایا مایا خوشہ زانیہ ہوئے : جت سے بدھ پر لپٹے لوگ کہیں نہ لوانہ ہوئے

یا محبوب الہی چشتی را کھول لاج دو مانی ہے تیری
 نہیں آپکا چیراؤ مت ہو تو لوگ ہستیکے بجائے تیری
 ادا کار کو کا رہی رشتے سا جن تر کو کی میں رس دجوا سا
 سدا سدا صوبہ دجوا رکھا دست میں پریم نگر کا ادھیا سا
 چرنی لا کر ناہ پچھا رہ کر پارو پا کر یو پھیر ی
 نہیں آپکا چیراؤ مت ہو تو لوگ ہستیکے بجائے تیری

بارہ ماہ

اولیں کہول اوس پیا کو پوٹیں پوٹیں انوپ بہرین ہر ہولیں رہی نگر احمد روپ
 اٹھ آراوہ حسن رہا لی بہ جلوہ جگا دو میں جہا لی ۔ بنی محمد روپ دو ہستیکے چشتی چانٹا نور میں کھیل
 چشتی چانٹا رب پچھا ن جگت پ نورانی سے ۔ بلہاری خواجہ معین الدین کے جو دست سجانی سے
 ان لیا ہے کو پ تیرا عاجز دور و رنجسانی سے ۔ صدقہ خواجہ مارونی کا کر مشکل آسانی سے
 چیرت کو چیت ہر کیے کت اد میں ۔ سکھیا سکھ کو لیک دو کمر پراست کہیں
 دیکھو سیالو چیت بچھوڑا ۔ رانچھوڑا جھنگ بیاں کو چھوڑا ۔ بلہاری میرا انجھا موٹو ۔ چھکوا اپنی چرنی لور
 لور کو چھکوا اپنی چرنی کھٹک مسود پیا ۔ رانچھا میرا پھیر سنا نہیں ہوواں تا بور پیا
 میں بھلی کیوں کہیں گیاں چھوڑا ناہ موجود پیا ۔ بے رانچھا بے تال پیر نہ پلاں ایر میرا مقصود پیا
 ماہ بسا کھ آئبو اسو اور میو لا گا بور ۔ برج بن سب بھریو شام کیوں دم پو دور
 ماہ بسا کھ میں برکھ سہائے ۔ کاہن جی گوگل چھوڑ سہائے ۔ میں اس مری کے بوڑھی لڑکی اب نہیں یاری
 گوگل بسا کھ اب کھادو کیا رشتے بس کھائے مرے ۔ گھاس گوگل کالے گل لائے جبر شامی پاؤں دھرے

سر پر لید و گزین ز دیندگی ایہ بچھوڑا کون جس کے
 جیسے جیتے قیامت ہو ہوتاں بے گل کہیں
 بچھوڑا سوہیلہ و جیدٹھ لیسرا ہوتاں گیتا دہروہ گنیرا
 لے گل لادال پیڑ گریوں کی ساتھ ایمان شہید مرال
 قتل ماروچ پھرال دیوانی ہوت پنوں کا ورد کرال
 روپے ہو گئے کیس روپے س رو گئے اونچ
 مار ٹھنیر بادل چھاو سکے نہ اور کا کا کپ پتیم آدے
 بھوراپیت لگتی پہلے دو کھڑے حبالن دشوار ہویا
 درو حیدائی ہم کو دینا کس ستار بھیا
 سانوں بوند اکھڑے انسو پایا نور
 سانوں آیا پانی نہیں آئی۔ دور وینڈاں نے برکھالائی
 گل پاؤٹھ گھاس پیارے تیرے باجھ پناہ نہیں
 اکھ پیرال باہیں کہلی پوکارن رانجھے کو پرواہ نہیں
 بھادوں بوند اکھڑے گھن مانا گنگہ
 چرچے بھادوں سقا آیا بہت کیا شامی گل لایا
 چھڈ ہتیاری چلگئے بالم غینے ندیاں ٹھاس رہیں
 بند کر لکھیاں نیند مناواں پی پی پاس الفاس رہی
 اسوں گدڑی آس میں درداں سکھیں

خواجہ جی سمجھا شامی کو رورو طالب عرفی کرے
 قتل مارو میں پھر کہے جو کھڑے لاکھیں
 میں پنوں پر جان گواواں بچھوڑا ہونکی لے گل لادال
 بچھوڑا ہوت سدا انسو ل جانساز پیرال
 محبوب الہی کے درگاہے اب میں جانے کیسیں دھراں
 مارو جات ہریت لال آج ہو نہیں آؤ
 جے جانا ایچ پیت بچھوڑا پہلے پیت نہ کرتی بھورا
 فی الفسکم دلوج ڈیرا پھر کیوں یار بیزار ہویا
 میں تیرے فرمان کی طالب ہرا عذر بیکار بھیا
 شام کہناں جیہ لکھلی ویکھ تتی کاشور
 ستیاں مار سنگار بنائے ایچ دکھن گل پاو پاسے
 دھو معکم لہلی پالوتنا چھوڑے حساب نہیں
 طالب باجوں کو حشر پتی کے کوئی اوٹ پناہ نہیں
 پاناں بیلاں ماریاں بن میں بولن مور
 اپن چیت ہوئی بیداری۔ چلگئے بالم چھڈ ہتیاری
 جت نہت ہٹ بدھ سارے بھگت ہو جو گن بن باس رہے
 شاہ نظام ملے تال جیواں ایچ طالب کو آس رہی
 خواجہ جی سن ریتی رورو کے ادھین

استوں شام میں کا آسا - ہر دم میں پسٹا - جو کوئی چھوڑی گئی جیاد کر رہا شامی نے کھل لادے
 نے گل لاد کر رہا شامی بن شامی کے شام بھی - جھوپیا کا دھسل ہمارا ہی تسلی عام بھی
 دل اوڑھے اور نین لچاواں صبر گیا بد نام بھی - سیتو منصف جس کے دل شام نہیں کس کام بھی

کاش

اے سیتو میں کی کراں میری پیت میں دل پیانی

جو میری قسمت والکھیا سہراوے رکھ لیانی - ہسداں الھیا لگایاں - روڈری چھڈ گیا نی

اے سیتو میں کی کراں میری پیت میں دل پیانی

یاد آوے نی سیتو سجتا ندی مٹھیاں پولسیاں - ہس کے رس کے گل واریاں میں گھولیاں

اس گئے ساڈی پیارے جیونا ہن کھسیا نی - اے سیتو میں کی کراں میری پیت میں دل پیانی

دگناں تہریت نہلا میں عشق تیرے میں ماریاں - بھل دیاں مینوں نہیں اس حسن دی ستاریاں

تو لیا لڑا نہیں دلدار بٹالے جیسا نی - اے سیتو میں کی کراں میری پیت میں دل پیانی

دیکھو

بھل دیاں مینوں نہیں سجتاں پرانیاں ماریاں

نہ کدھر لگا نہیں میں عشق میرے ماریاں - چہر شتالی آئیں چرنا گئے میں واریاں

یاد بھی رکھنا دل و دیت دی میری واریاں - بھل دیاں مینوں نہیں سجتاں پرانیاں ماریاں

دل میرے دج جم گیا نقش تیرے نکھار داس - نہ ٹھکڑا دست ہر عیا دے تصور پار داس

تیرے لئے دے سوا دار و نہیں مہیا روا - کہدو بہتہ اولی نول میں تیرے شہار داس

بھل دیاں مینوں نہیں سجتاں پرانیاں ماریاں

جس طرف جاؤ پیارے ہو میرے دھیاں دج - دل سے اندر حوائی اندر حوائی نہیں ایسا دل دج

ہتک پھر اکھیا لگا کے روستا اکن موج دو تیاں وی بات پر روستا میں ماریاں

بھلدا یاں مینوں نہیں سجاں پر انیاں یاریاں

سٹھ تھیں مست بولو مگر بیٹھو نظر دے ساہنے جس طرف جاواں رہو میرے گدڑ کے ساہنے

جام بھر کے بیٹھ طالب بے خبر دے ساہنے کون ہے تیرے سوا میری کرے دلداریاں

بھلدا یاں مینوں نہیں سجاں پر انیاں یاریاں

مرزا صاحبان

سر جنار کریم فوں میں تیرے قربان جس بی محمد سر جیاست عشق عرفان

عشق پیری بھڑ گیا تہیا پتنگاں آن چاری یار اوس نور تھیں پر کشیدہ رب

رکھیا اوس جمال و اچشتی پیر لقب طالب دیکھ طہار یا منیاں نیک سب

پھر وچ سیالان چکیا مرزے والا نور جھل نہ سکی صاحبان ادہ چکارہ طہر

صاحبان چیری پر میدی لکھی نر بل تویریم نگر و اچو بدی میں صاحب سیال محل

میں طالب دیار وی کوئی شک نہ پیر اکل اس علی نبی دی روپن آکھیں کیاں

والو پیر اکھ کو چڑھیا پریم چندول اوس کی مدلی چھیل دی میں پیل کر ساں ٹل

صاحبان صفت عشق دی مرزا حسن کریم خن تے عشق و جود اک کیتا چیر و نیم

طالب تے عشق تازہ نیاز قدیم جان چڑھ ویکھا عشق تے نیلی دا اسوار

ادہ پچھوں پیرت نو یکہ انیاں نڈا سوار اوس گودری پوش محبوب تے میں طالب طہار

آکھو سندر سیالوں مرزا کون جوان جنوں نبی شہ اکھ دیکھ ایو چھیل جان

جان سوان ادہ کھل انوکھ اسو امیر جان دکھائے ساتھ ہی ایو شتم نیال

ایو مرزا قدرت ربی طالب دلچ بھال صاحبان سالن گہو مینوں سدو کھل چوان

اکھ بھابھا میرا باطن ستر رحمان طالب مرزا سدو دی گواہی آن

عرفان رسالت چکیا وچ زمیں سمان عرفان رسالت چکیا وچ زمیں سمان

پھر پنج تہی جمال نے گھنڈا دوتا ریا جب طالب ترنن وار کے چندری دیساں گھول

مرزا چاندن عرشہ سیال چکور یتیم ماراں چاندرو دی مرزا کھل پکار

پریم والی پیکے میں جونی مست نادان پریم والی پیکے میں جونی مست نادان

ایاں نکا نڈا چشت وایا طالب ذات رحمان ایان نکا نڈا چشت وایا طالب ذات رحمان

جان پکڑاں تھنہ آوند حال وکو کو حال سیر اندر بام گہا مرزے والا نشان

کنت کنترا مخفیاً بیند مرزے دی بھج کنت کنترا مخفیاً بیند مرزے دی بھج

فاجیت دی خواہشیں سدرہ میا کچھ
 جاں مرزونیان صاحبان مظہر کمال
 طالب کے مطلوب اک نظر و نظر نہالی
 اپنی شمع جمال پر تھیا پتنگان آن
 مرزا رحمت دانا پر سے عشق موار
 بے تون میری پیازیں میں تیرے بلہار
 شاہ طالب شہزادی تہو و تہیب بہار
 غیر شکر کچھ دیکھو کہ ہوا سوار
 تیری میری دوست ہو خواجہ شمس الدین
 سینہ صاحبان لعل گوشت میں ہو
 آج طالبیت و صلائی مہول ہو کر کھڑے
 کھل چکے لورہ انکھیاں دانگ کلیم
 کہل سیالچ صفت کبھی نہیں ملے باغ
 عکس نیا سرگیا مرزے خبر نہ کا

صاحبان مظہر شہزادیت کیتا سوجھ
 ہوا شتاق دیدار و اپنا دیکھ جمال
 مرزا اوقم ذات و اخواند سلطان
 اچھے عشق لوشیر اطالبا جی چو چٹوبان
 چھڈا ہوتنا سوت وچ آیا خاطر یار
 دانگ تھلے طور دے دیوان اودیار
 میں تیری خاطر صاحبان چھڈو تا گھر بار
 میں وچ میری پیچھا تو طالب جان نثار
 توں شیخ سلطان نظام الدین سوچ کر کے ہنس
 اوس صاحب میں کمال و وحدت کیتا نور
 صاحبان کمال و شاد و اعزاز حسن قدیم
 دھڑکے صفت طالب نہ کچھ ہم
 دیکھنا شہزادیت دی کل نول لکا و اع
 مرزا مظہر کل ہے پوچھو فقر بلا
 ایسے سب چلے شہزادیت طالب کیا سنا

و دیگر

دنیاء اور دین میں سرخسرو کھجیو
 ہندوستان و دل حب ہند میں لیسریو
 شادی جن جیپال کو باندھ کر پکرو
 بیڑ و مسکیر تم ہندوستان و لی ہو
 مت کرت اوہن پکار و دربار میں

دست ایمان اور رہے لاجا
 مکت ہو کفر اسلام گا جا
 کل جند میں فتح کا پھیر باجا
 تیرے چرن کی دھوڑ میں داؤرا جا
 تو میں سلطان اور تخت مآ جا

طالب یوحسن پر آپے بیٹھا رو جھ
 شہزادان باو تھیں آیا جنگ سیال
 کشتہ بندی بارگاہ وحدت شہزادان
 صاحبان واری اکوار مرزا سو سو بار
 ہو طالب پانی مہینہ صاحبان نول پوکار
 تیری پریم چنای اگلے نول پوکار کھزار
 میں ہر رنگ وچ کھل گئیاں لیاں ساڈی ر
 توں میری خاطر صاحبان ناہوت و اس
 میں دیکھو سلطان طالبان کر سیت و سواس
 میں دیکھو شہزادیت و لعل و لعلی و نور
 رنگ تے حسن و جو اک سر جیاب رحیم
 فانی باقی بل چلو دانگ پتنگ چراغ
 ویتے اچھے طالبان دیکھ پریم سراغ
 ایوں عکس سالید اچھا لسی دتو نے جا

کر و کرم مجھ پر معین الدین خواجہ
 کر و کرم مجھ پر معین الدین خواجہ
 کر و کرم مجھ پر معین الدین خواجہ
 کر و کرم مجھ پر معین الدین خواجہ
 کر و کرم مجھ پر معین الدین خواجہ

طالب کے ساتھ یوگا ریگیا کرکھنوار دیو تیری گلی کا کو کرم ہوں جہاں راجا کرو کرم مجھ سے معین آئیں خدا پر

دیکھو

میں نہیں آئیں دیو میں نہیں	میں نہیں مجھ کو سارے میں نہیں	میں نہیں کتا ہوں میں نہیں	میں نہیں مجھ کو سارے میں نہیں
قلم میں دریا ہر لہر تیل	سہل لکڑیا کو اوتار میں نہیں	سیری سٹی میں ہے نور احمدی	ابو وعدہ کو نہ تار میں نہیں
ہو ہوا ظاہر ہوا باطن دہی	جسٹ ف ہر دہی میں نہیں	میں نہیں اہل ہو آخر دہی	ہو دہی سوچو کیا رہی نہیں
جانہ ہوں سورج ہو مٹاؤں	تیا جو ذرہ شمار میں نہیں	ہو اہل انا طالب کہاں	جسٹ ہوا کہہ سہا نہیں

سہرا

آج ہر چہرہ دلدار چہ خوشتر سہرا	سب کو صبا علی اللہ و اکبر سہرا	جنت العالمین دو لو کا ہو کھڑا و الشمس
آج لو لاک پ ہو باندہ منور سہرا	لک اچھیک فتر ضو کے چمن سو سہریں	صبغت اللہ کی ہر خوشبو مفسر سہرا
چہرہ دلف سے خود کو لئے پھول اوتار	دک رحمانی سو چمکتا مکھ پر سہرا	سورہ اخلاص سے پڑھ فاتحہ کو نہ سہرا
کے اسم اللہ بند شاہ پیچیر سہرا	دیکھو مفلحوں یہ پیدائند گنگنی کی چھین	والفحی اقصیٰ طہ کا مکر سہرا
انبیا اور فرشتوں نے برائی بنکر	گو نہ اندروں کی پہلار سے اختر سہرا	چہرہ نور خدا مال لگایا ماہ نے
دیکھو دلدار ہوا الحق کا یہ ولبر سہرا	روحانی میں ہیں دولہ کو شہادت بہت	ہو مبارک تجھ اسے احمد سرور سہرا
سورن گانی میں ہی میل علیک سلام	بازہ چیریل کھڑا اتھو سیکر سہرا	طالبات محمد کو بلا کر پو چھو
پہلے ہی کس نے کہا ایسا خوشتر سہرا	ابو طالب کو بلا لفظ شفاعت بخو	نابا ہے نعمت کی کھلو لکایا لہ سہرا

پہلایا رکھنا یا نکھیں چھپانی	قبول گل مل کے شہرانیو اسے	خدا کے لئے دیکھ جا جانوالے
جو کرتے محبت وہ ڈرتے نہیں ہیں	برے ہوتے ہیں در پر جانوالے	خدا کے لئے دیکھ جا جانوالے
جنازہ تم اپنے عزیزوں کا دیکھو	یہ ٹھوکر سے مرہ جلا جانوالے	خدا کے لئے دیکھ جا جانوالے
گھسی یاد رکھنا یہ در پر گرے کو	پہلے فاذ کرونی کے بتلا جانوالے	خدا کے لئے دیکھ جا جانوالے
اوٹھائو درایت سے پڑھیا کا	میرے دل میں چوری سما جانوالے	خدا کے لئے دیکھ جا جانوالے

یہ طالب تیری جستجو میں پھری ہے قضا پر موزوں سے جتنا لڑا لے خدا کے لئے دیکھ جا جانو اسے

دیکھو

شام نے مری بجائی کس طرح	چمکی پہرہ دو مائی کس طرح	کو میں شہر نہیں بنی مائیں	آجکی اوسکی سنائی کس طرح
برکی مری کے بہرے با جتنی	ہرین برکی مری کس طرح	سب تو پر وہ ہر پلٹا نہیں	بخت کی دیکھو چکانی کس طرح
سب کچھ ٹھونڈیں گے ہر کجا	سب تو کس جہاں کس طرح	جاگو اور ہو جی سو پتھو : خیر	ہو یا اوسکی آسنائی کس طرح
چکیا نکار دھوکا باز ہے	کون ہر موزوں کجائی کس طرح	اچکا دیکھو کس طالب بیقرار	شام نے مری بجائی کس طرح

ایسا سستی

سست نہا جھڑنی نون سستے آن ڈرایا رے	اکدم فافل دیکھ حضوروں چوں چھوڑ سدا یا رے
باکر چوں ناہوت سوسے ناکیم واسا یا رے	طالب سچ و کہا ندا و نوح خواب سستی نون آیا رے
دکرا دی دیکھ سستی دی کشیم نہیں جھگڑا رے	سوچ آتش داپر کال نادیدہ وانگ چکے رے
نہیں بول تے آہ سینہ چ بجنی دانگ دیکھ رے	خالی صحن چ شہید بھبکارو طالب جان دیکھ رے
دکرا آنکھ چو طافی دیکھ خواب سو یا بیداری رے	ندا وہ جام ہر اسی واسے ندا وہ کچھ پیارے رے
ندا وہ ملک ملکوتی سامیں ورد و کھاندی ساری رے	غول جھروا کرو سزا خاں بولی سستی ہتھاری رے
سوزن پٹ سستی عشق کیتا ہو نیندے تو غاریا رے	عاشق ناہ عارف گدڑ تو کس دام سوار یا رے
میں شیر نال بازی لاس کے آخسر پچھاٹا ریاریا رے	دیکھ سو ہاگ سستی دار لدا طالب زار پکاریا رے
ہو پیویش جھڑی اوہ پلنگوں چوں چھڑ سدا یا رے	سستی رہی اور روح مسافر چوں تھکے پایا رے
کھول تیاں سچ سینو لاوی چوں کیوں گوا یا رے	طالب دیکھ سستی دا بان سیاں ہوشی ہو لایا رے
بچھ سٹکارے سوچو ساوہ پٹھ خستہ یاں چمکارتے	باچھ پوندو سب تازاں و نوح اندر دھمکاں رے
جو جانا ہوت پچھا ولس آنکھیں مول نہ جھمکے رو	طالب صلی نورید اشعل تھل مارو ریانی دیکھاں رے
سستی دل کچھ رے نعرہ رب ارنی وانا روئے	تھل مارو وانا نوریتا طور و انگوں چمکارتے رے
الی انا اللہ تیش عشق دی ولد یوچ پوکارے رے	باچھ سستی دیکھ سیدی قمت طالب عشق ہلارے رے

آتش کدہ تہلہ نذر اندر وانگ سمندر و ڈرسان میں
 شمع جمال بیوں دی اوستے وانگ پتنگاں شریان میں
 سستی الٹ پئی وجہ آتش و انگ خلیل الہی سے
 قانا یا مارگو کی برآ سستی پڑھ کے ہوئی دہی سے
 پھر پیاری باجوں میں اتنی درد رکھائی ر سنے
 کھوج شتر و پھر وٹھوٹہ بندی جان کر سے قربانی کے
 دولی بھڑک لگی دل اندر جب دیکھا کھوج شتر دار سے
 مٹوچ پیش فراق بیوں دی نالے سوز جگر و اسے
 اللہ بیوں دروستی و جانور زار دل و اسے
 جال نہ ٹھہرے جانی باجوں قدم نہ اگے بلدار سے
 چوڑیٹ کرے گھر جوتل عشق مجازی و مادی سے
 عشق علوی جو روح الہی ماری جندرمی باوجود سے

تہل مارو واریتارنگ ماہی ہو ترساں میں
 طالب ج ماہی واکر ساں یار ستود چہ مرساں میں
 تہل تپش سوج دیوانگوچ غمزدوی اہی سے
 طالب لالی سکھ دے کارن و دھک پیا کل چھائی سے
 دھواں آہ و اباد دل چایا آسواں یا جہنہ پانی سے
 طالب چمک پیا وہ دوروں کھوج جو بندر سماں سے
 دانگ چکولہ پھین شکل اوکھا پندہ قمر دار سے
 طالب جان دیو و تاجو دی ہو نہیں کچھ سردار سے
 کھوج شتر پرکروی سجدہ جیہڑا حرم دلدار سے
 طالب سستی رہی تہلاں وچہ روح و نچ کچھ جاہدار سے
 ہنسی عشقہ اہو مستر عاشق جان گوادی سے
 عشق مجازی اولیٰ بازی طالب اکھ سناور سے

عزل

ساقو وخت کو میں قربان ہوں	دیکھتی ہوں ست پریاں ہوں	نہیستی ہستی سچا آزاد ہوں	ہم کو معلوم ہو ہر خان ہوں
حالم اسکاں میں خود رنجور ہوں	آپ ہی میں درد ہو کورمان ہوں	جینو مرے کی جو کیا ہوشی	میں نے اپنے آپ میں سلطان ہوں
گر میاں گر ٹنگی میری دوکان	پہاوی میں درد ہو زبان ہوں	ادب کی بستی میں جو کیا جین	میں نے باوی میں خود ویراں ہوں
جانید دل میری کہیں نہیں	یار خود مطلب کو مانو مان ہوں	یار جہانی اگر ملے تائیں	خیر و بدیل ہو دشمن جاں ہوں
ہر گئی ل کی ہندی میں عقل و ہوش	کیا کروں غمناک طوفان ہوں	ہو کہیں طالب کہہ ہر بولا نہیں	میں ہوں بولا چشت کا فیضان ہوں

عزل

اسکان کی بستی میں اے بسا مرد خدا تو کون ہے
 سب کا یگانہ و آشنا سب کے جدا تو کون ہے

مارے جہاں کی بل بل ہر ایک شکل پرست ملد
 عمام کی چشموں سے ہر چہاں فاضول کی نگہوں میں بر ملا
 ہر کسی کو تو عشق میں بقرار وہ کون محبوب ہی میرے یار
 وہ دلیرانہ خوش حال دیکھ کے ہوتا ہوں میں نہال
 ملک میں غیب میں جہوتا صدقے وہ تیری یاد بانی ادا
 طالب ہے یا مطلوب ہے تو رب ہے یا مرلوب ہے تو

غزل

بندہ ہے تو کی خدا بول بہلا کون ہے
 یار تو فانی ہے یا بقا کچھ تو سننا تو کون ہے
 میں دیکھ کے روتا ہوں زار و زار وہ باگی اور انو کون ہے
 میں کیا ہوں جانتا حال نفل تجھ کو بتا تو کون ہے
 بستی و شہر کا کچھ پتا ہم کو لگا تو کون ہے
 عاشق بھی تو محبوب بھی تو میں ہوں خدا تو کون ہے

مجھ کو کہ تلقین جانا ناچنا گانا بجانا
 وحید میں بھیر رونا دھونا کچھ نہیں کہ کچھ نہ ہونا
 وہ میرے قوال پیار سے لے سرنگی باپن اسے
 آچکا مجلس میں ساقی اور کیا ہے عیش باقی
 ساقیا پر کیا لایا رکا مجھ سے انرا لا
 زہرا اور نقوے ریاضت ہر ریا کار و نکی عادت
 میں سستا جیکادہ جانا ہے غمخوار اور نہر بانا
 رند ہے بیچارہ طالب بیخودی مستی کا قالب

غزل

مست بن مجھ سے ادکھا ناچنا گانا بجانا
 بن کے سب کچھ بھیلنا ناچنا گانا بجانا
 مست ہی تیرا ترانا ناچنا گانا بجانا
 پھر نہیں یہ وقت آنا ناچنا گانا بجانا
 ہے یہاں پڑھنا پڑھنا ناچنا گانا بجانا
 مجھ کو ہستی مٹانا ناچنا گانا بجانا
 ہے میرے دل میں سمانا ناچنا گانا بجانا
 نظر با او سکھنا ناچنا گانا بجانا

میں تو ہوں جو گئے سرمست قلندر بابا
 پار چیتا کے ہے بابا میرے گور کا دوارا
 کون ہے مجھ کو کچھ پچھانے میرا مطلب جاننے
 ایک ہی بار مجھے یار دکھائی صورت

دل میں یار کی میں چورٹا بستر بابا
 او چڑھی بستی میں کیا بھول کے بستر بابا
 آنکھوں اور چہروں کو کیا رنر کا باور بابا
 کچھ پتا پھر نہرا یا رستم بابا

کینگ اور ناد سجا کر کے سوں پھیری کرتا
 بہت دیکھے ہیں سجاوٹ کی طرح کے دلبر
 جس کی خاطر ہوئے ہم ڈھونڈتے طالب کی
 گھر بہ گھر ڈھونڈتا میں ہو رہا مصطفیٰ بابا
 پھر کہاں ویسی طرح شان میں دلبر بابا
 اب سنا رہتا ہے وہ چشت کے مندر بابا

کافی

نام محمد مصطفیٰ موسے پیارا لاگورے
 بھیجا احمد مصطفیٰ یا خود آلو آپ
 ناز کرشمہ ملجلا موسے پیارا لاگورے
 میم کی ٹوپی پہن کر الفی سیم سجا
 احد اور احمد ہر ملا موسے پیارا لاگورے
 بن بن مرلی باجی سحر احمد کی را کھ
 سب سکھیں کا لاڈلا موسے پیارا لاگورے
 روضہ پاک رسول پر جیاں کروں بلہار
 وہ مکی مدنی رہنما موسے پیارا لاگورے
 طالب بھور سمند میں گر کر بھیا بچال
 طالب تیرا بنیوا موسے پیارا لاگورے

صل علیہ یا خدا موسے پیارا لاگورے
 ایسے پاک ظہور میں خود جاپا خود جاپ
 رب محمد ایک جا موسے پیارا لاگورے
 حافظ دنیا دین کی آنکھوں پاؤں ٹکا
 تیرے پوری کا بادشاہ موسے پیارا لاگورے
 اس ہر جی کے داس میں شام چھرا سی لاکھ
 حسن نبی کا جگمگا موسے پیارا لاگورے
 کارن بخشش خلق کی بھٹے رسول مختار
 سردار امام اللہ بنیا موسے پیارا لاگورے
 صدق حسن حسین کا باہوں پکڑ نکال
 تیرے درپر کرتا التجا موسے پیارا لاگورے

خاتمہ در حدیث صوفیائے کرام و ذکر بعضی از حالات
 حضرت مرصوف صاحب مولوی عمر الدین چشتی الشافعی
 سلمہ الترتقا لے از منشی کمال الدین صاحب خانپوری نایب

مدرس مڈل سکول گڈھ شکر ضلع ہوشیار پور

بعد حمد پاک ب العالمین	بعد لغت شاہ ختم الم سلیس	نارسائی سے زراہ انفعال	عرض کرتا ہے کمال بیکمال
حالت عالم ہوئی کیا دازگوں	رنگ لائی ہو عجیب نیا دوزوں	نیچری فرق سے اک منسوب ہے	دوسرے میں دوسرا خوب ہے
فلسفی پر ہے کسی کا اعتقاد	اور کسی کا علم طبعی استاد	ایک کو ہی اپنی ہی مت کی اونگ	دوسرا اکٹھیں جو بکڑ پر ڈھنگ
اک ہر میت پر جاہل ہر اڑا	یگمال چاہ فضلالت میں پڑا	دوسرا بے مرشد و بے استاد	ما یقین اسپر نہ او سپر اعتقاد
ایک ٹھسا عامی ہے منگ نام	اچھوں سے صحبت نیکوں کے کلام	سکو ہی ہر رنگ میں مد نظر	خواہش دنیا و طلب سیم و زر
فکر و نیاسب کی گروں پر سوار	آخرت کے فکر سے دل برکنار	او دل ناداں پر اکیس راہ میں	بے پھر سو کر گرا کس چاہ میں
یاد کر اپنے مولے کو یاد کر	عمر کو خفقت میں مت بہر یاد کر	کیا ہوئے وہ یاد حق کے مشغلے	ہیں کہاں ذکر خدا کے غلغلے
ہیں کہاں وہ صوفیان باصفاء	ہیں کہ ہر وہ رازدار ان خدا	کس فلک کے وہ تارے ہو گئے	کس میں کے وہ دلارے ہو گئے
کس گشتاں کچھوئے روفی فرا	کس گشتاں کچھوئے ظلمت نوا	کوئی کشتور کے ہیں وہ تاجدار	کس لائیت میں ہوا اونکا گذار
کوئی منزل کے ہیں ماہ منیر	کوئی مجلس کے ہیں صدر کبیر	کس جگہ چوتے ہیں اب وہ اولیا	کس جگہ چوتے ہیں اب وہ اصفیا
جسم لثام رفتوں کو فرش پر	روح پنی آشیان عرش پر	واہ واہ دنیا و دین کی تباہ کام	رحمت اللہ کی رہی اون سپر مرام
ای خوشا وہ در زندان حبیب	طالب ہنر ز جواری طیب	بہلادن روفہ حضرت چشت	طوطیان شکرستان بہشت
والد سر کشنگان کوئی وہ دست	عاشق دل دادگان خواہ دست	حزین اسرار ذات کبریا	مطلع الانوار وہ دئی ہدائے
ہیں جھکا کر راندن فرق نیاز	ہر نفس مشغول اشغال نماز	سائنس میں اک بھی نہ بے یاد خدا	مرحبا صدمہ صدمہ مر حبا
پاؤں ہی میں نشان پا اگر	آہ سر و رنگ لہو چشم تر	مت بھی اونکو کر کیا پچھتے ہیں خوار	بہتر سامان نزار و خاکسار
یہ یعنی عارف باہوش ہیں	بھولت مات دان کہ زندہ ہوش ہیں	میں بھی مقبول دے لا یزال	میں ہی منظور رب دو الجلال
اونکا ظاہر حال گر لکھوں پہاں	بند اک کو زبیں دریا ہو کہیں	گاہ نیک پر ہر دال انسو کی تار	گاہ نیک پر ہر دال انسو کی تار
شہر کو بھیس میں آئے کبھی	و حیون کو دیں میں پائے کبھی	خلعت شاپی کبھی در ہر کیا	لبس عربانی کبھی تن پر لیا

محل مطلب میں بخود میں کبھی	دشمنوں کو دیکھیں اپنے کبھی	خلعت شاہی کبھی دربر کیا	لبس عریانی کبھی تن پر لیا
کیستم گویم چنانہ و جنیں	رحمتہ اللہ علیہم اجمعین	صوفیان سلف کی عہد نظیر	اس نوح میں پاؤں اک مرد فقیر
واقف ستر حق ستر جلی	قبیلہ شکر میں عمر الدین علی	سلسلہ حقی لطامی آپکا	مولوی لقب گرامی آپکا
صوفیہ دور ویش و شاعر ہم طبیب	عابد و متراض عارف ہم اویب	طلب سونے کا بس دم بھر لیا	مشعر میں طالب تخلص کر لیا
باقی آندیں بحق ال وحید	طالب پیر است و مطلوب مرید	ہم طبیب و مندان جہاں	مادنی و ہم رہنماؤں گمراہاں
گرچہ میں علم تصوف میں کمال	علم میں بھی میں عالم بیتال	در کلاش گریب بینی سر بسر	جز تصوف کلمہ تا یاد و گر
نیت شہار شہان است	نامہ پنداری کلام قال دوست	و غزل شمع ہی ہی مرزبوم	مثنوی اہست مولانا و روم
نثر و نثر ظہوری را نظیر	باورت گریبیا بنکر بگیہ	بیکہ لے طبعی طبعش راہ گیر	در قصیدہ دست را کوتاہ کرد
مولد و صلی وطن کو جان لے	گوچر اوتو میں موضع ہر چوکے	مدتوں سبہر نفع خاص و عام	کرد یا حق نے یہاں اذنا کا قیام
ساہا کھر تر قرآن مجید	اونکو وقتوں کا رنہ کار سعید	بعد ازل الین برسوں کو قریب	در رسم میں محمود رس اور ادیب
فیض تعلیم اول کا شہر کو بکو	نور تابا دیبا و نکا اور سوسو	مستفید اولیٰ سوسے خورد و کلال	مستفیض اولیٰ سوسے پیر و جوال
ہو گویا پندرہ برس کے کچھ زیاد	ذکر حق دل فقار کھڑے ہیں شاد	خانداں کو چھوڑا اور چھوڑا وطن	یاد اللہ کی لگی جب سے لگن
تو گر بنیخیر قسیدہ نیوی	کنج غزلت میں خدا کی یاد لی	یا زبان کاورد ہو اللہ کا نام	یا کشادہ بہر تلقین عوام
اختصار اوردہ کرا و پر ہو	طاہری صورت کو بھی دیکھو ذرا	گیو اکبل ہے کند موہن پر سجا	ایسا ہی اک تاج فقر و سحر دھرا
بریں انھی ہاتھ میں تسبیح لے	یاد حق و روز بان دل کے	ہیں کبھی محو مراقبہ سوسے	گا ہے مصروف مناقب ہو ہے
جو و اشک آنکھوں میں ہر دم بہہ	اور زبان حال سے کہہ رہے	من بر آیار جوگی گشتہ ام	بہر آں دلدار جوگی گشتہ ام
میل دارا میں با جوگیاں	زین سبب ناچار جوگی گشتہ ام	واہ واہ کیا خوش گذارین گی	روز شب مصروف و ذکر و بندگی
من چاکویم وصف الیہ المقام	سلسلہ اللہ تعالیٰ تا دوام		

اطلاع بہر خاص عام کچھ دست میں گذارش ہو کہ کلام گشتہ کاست کا حق تصنیف حاصل کر کے ہم نے اپنی لاگت سواپنی مصلح
میں چھاپا ہے کہ وہ باشد کسی شخص کو اسکے چھاپنے یا جس کو اس کی اجازت نہیں ہے ان جہتد کار یاں مطلق ہو قیمت بھی کرنا پڑے پیر و پل اسل
منگو اسکے میں ہستی پیر اللہ الیہ شہر ناچار ان کتب ہوشیار پور چھ

اطلاع

رہنمائے ترجمہ انگریزی حصہ اول - حصہ دوم - حصہ سوم (یعنی انگلش ماسٹر) - رہنمائے ترجمہ فارسی -
 انشائیہ پیرالل - بول چال ہر جماعت کیلئے - ساحت کی الف بے - ویسی حساب ہر جماعت کیلئے -
 زبانی حساب ہر جماعت کیلئے - گلدستہ مضامین - مہیاج التاریخ - اردو گرامر کے سبق نئی سکیم
 کے مطابق - مشق اہلہ حصہ اول - مشق اہلہ حصہ دوم - یعنی اہلہ کی کتابیں -
 (نام اور کہانیاں)۔

علاوہ ازیں

کتاب سرکاری - غیر سرکاری - چھوٹے بڑے نقشے ہر قسم - رجسٹر حاضری - داخلہ راج
 مال سرکار - ورزش وغیرہ - اردو - انگریزی - ناگری - گورکھی - کاپیان ہر قسم -
 کاغذ - قلم - دو است - لکھنے پڑھنے کا تمام سامان - بکس جیو میٹری - فارم
 سرٹیفکیٹ - عرضیکہ ہر قسم کے تعلیمی سامان کا کافی ذخیرہ ہر وقت موجود
 رہتا ہے - مولی قواعد - (صرف کچھ اردو) یہ کتاب براہ ہر بانی گورنمنٹ نے
 ۲۵۰ روپیہ کو خرید لی ہے - تھوڑی سی کتابیں اور ہیں (ہماری تصنیف ہے)
 بیوپاریوں خاص رعایت کی جاتی ہے +

ہے

المت

منشی پیر اللال اینڈ سنز تاجران کتب و مالکان مولی پرنٹنگ پریس ہوشیارپور